گورو گرنتھ اور اردو

گورو گرنتھ

اور

اردو

(۱۱۷۳ء تا ۱۶۰۶ء)

عباد اللہ گیانی

مرکزی اردو بورڈ ، لاہور

۳۶ - جی ، گلبرگ

انتساب

اپنے معزز اور مہربان دوست
محترم کرنل مجید ملک صاحب کے نام
جن کی فرمائش پر
خاکسار نے اس موضوع پر قلم اٹھایا

ترتیب

حصہ اول

حصہ دوم

پیش لفظ

ہندوستان میں اردو کی داغ بیل آج سے صدیوں قبل ہند میں مسلمانوں کے وارد ہونے پر ہی پڑ گئی تھی لیکن مغلیہ دور میں یہ زبان آہستہ آہستہ ایک الگ اور مستقل شکل اختیار کر گئی ۔ چنانچہ شاہ جہاں کے زمانہ میں تو سرکاری ملازمین کے لیے اس کا پڑھنا ضروری قرار دے دیا گیا اور ہر سرکاری ملازمت اختیار کرنے والے کے لیے اردو زبان کا جاننا ایک ضروری شرط تھی ۔ یہ زبان زیادہ تر عربی ، فارسی اور ہندی الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے ۔ گو اس میں بعض الفاظ ترکی زبان کے بھی ہیں مگر وہ بھی فارسی زبان کے ذریعے ہی اپنائے گئے ہیں ۔ ہندوستان کی مشہور و معروف انگریزی ادیبہ شریمتی سروجنی نائیڈو (آنجہانی) نے ایک مرتبہ اردو سے متعلق یہ فرمایا تھا کہ :

> '' مسلمان بھائیو — ہمارے وہم و خواب (فلسفہ) کو حقیقت کا جامہ تمھیں نے پہنایا ہے اور ہمارے افکار و تخیلات میں حرکت و جان تمھیں نے ڈالی ہے ....
>
> اسلام نے ہمیں ایک ایسی پیاری زبان (اردو) بخشی ہے جو ہندو مسلم اتحاد کی ایک غیر فانی یادگار ہے ۔ ہندوستان کے کسی حصے میں چلے جاؤ تم قومی اتحاد کی یہ یادگار کسی نہ کسی حالت میں ضرور پاؤ گے ۔''

یہ درست ہے کہ اگر اسی نقطۂ نگاہ سے اردو زبان پر غور کیا جائے تو یہ ہندو مسلم ملاپ ہی کا نتیجہ ہے ۔ کیونکہ ہند میں مسلمانوں کی آمد سے قبل اس زبان کا کوئی نام و نشان نہ تھا ۔ اور اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ مسلمانوں کے ہندوستان میں اس عروج اور زوال کے بعد ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک یہ زبان بولی اور سمجھی جاتی تھی اور پاکستان کے علاقوں میں بسنے والے لوگ خواہ وہ مشرق حصہ میں آباد ہیں یا مغربی میں اسے اسی طرح سمجھتے اور بولتے ہیں جس طرح کہ ہند کے مختلف علاقوں میں رہنے والے اور اس زبان کی ترقی اور اشاعت میں ہندو مسلم دونوں نے خوب حصہ لیا ہے اور یہ مشترکہ زبان ہندوستانی کے نام سے بھی پکاری جاتی ہے ۔

گورو گرنتھ صاحب اور اردو

گورو گرنتھ صاحب سکھ صاحبان کی مقدس مذہبی کتاب ہے اور سب کی سب منظوم کلام پر مشتمل ہے جو اکتیس راگوں میں منقسم ہے ۔ اکثر سکھ اسے گوروگوبند سنگھ جی کے بعد اپنا علمی گورو تسلیم کرتے ہیں اور اس پر انسان گوروؤں کے سلسلے کو ختم یقین کرتے ہیں ۔ ان کے نزدیک گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے بعد گوربانی کو گرنتھ اور پنتھ کے دو حصوں میں تقسیم کر کے انسان گوروؤں کا سلسلہ بند کر دیا تھا(۱) ۔ علمی گوربانی گوروگرنتھ صاحب

---

(۱) سکھوں میں نام دھاری اور نرنکاری وغیرہ ایسے فرقے بھی ہیں جن کے نزدیک ہر زمانہ میں انسان نمونہ کا محتاج ہے اور انسان کے لیے کوئی کتاب نمونہ نہیں بن سکتی ۔ بلکہ یہ مقام کسی

(بقیہ فٹ نوٹ اگلے صفحے پر)

کو اور عملی گوربائی پنتھ کو سونپ دی تھی ۔ گوروگرنتھ صاحب ، گورو ارجن جی نے ۱۶۶۱ بکرمی مطابق ۱۶۰۴ء میں مرتب کیا تھا ۔

عام طور پر مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب خواہ وہ کسی سائز میں ہو ۱۴۳۰ صفحات پر مشتمل ہوتا ہے ۔ گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اپنی بانیوں کے لحاظ سے تو کافی اختلاف پایا جاتا ہے ۔ خاکسار نے عام مروجہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب کو مد نظر رکھا ہے اور اسی سے شبد اور شلوک نقل کیے ہیں ۔

سکھ تاریخ سے اس کتاب سے متعلق جو کچھ معلوم ہوتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کتاب سکھوں کے پانچویں گورو ارجن جی کی تالیف ہے اور اس کی تکمیل گورو گوبند سنگھ جی کے ہاتھوں ہوئی تھی اور مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں مندرجہ ذیل سات سکھ گورو صاحبان کا بیان کردہ کلام مختلف راگوں کے شبدوں اور شلوکوں میں ملتا ہے ۔

پہلے گورو : گورو نانک جی

(صفحہ ۱۰ کا بقیہ فٹ نوٹ)

مقدس انسان ہی کو حاصل ہے ۔ وہ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بھی انسان گوروؤں کے اجرا کے قائل ہیں ۔ وہ گرنتھ اور پنتھ کو ان معنوں میں گورو تسلیم نہیں کرتے کہ اب کوئی انسان گورو نہیں ہو گا ۔ ان کے اپنے الگ الگ گورو ہیں ۔ چنانچہ نام دھاری فرقہ کے لوگ گوروگوبند سنگھ جی کے بعد جن بزرگوں کو اپنے گورو مانتے ہیں وہ یہ ہیں : (۱۱) بابا بالک سنگھ جی ، (۱۲) بابا رام سنگھ جی ، (۱۳) بابا ہری سنگھ جی ، (۱۴) بابا پرتاب سنگھ اور (۱۵) بابا جگجیت سنگھ جی ۔ اب ان کے گورو مؤخرالذکر بزرگ ہیں ۔ نرنکاری صاحبان کے گوروؤں کا سلسلہ اس سے الگ ہے ۔

دوسرے گورو : گورو انگد جی
تیسرے گورو : گورو امر داس جی
چوتھے گورو : گورو رام داس جی
پانچویں گورو : گورو ارجن جی(۱)
نویں گورو : گورو تیغ بہادر جی
دسویں گورو : گوبند سنگھ جی (صرف ایک شلوک)

ان سکھ گورو صاحبان کے علاوہ بعض ہندو اور مسلمان بزرگوں کا بیان کردہ کلام بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے۔ جسے عرف عام میں '' بھگتاں کی بانی '' یا '' بھگت بانی '' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور وہ بھگت یہ ہیں :

(۱) شیخ فرید جی ۔ (۲) بھگت کبیر جی ۔
(۳) ترلوچن جی ۔ (۴) نام دیو جی ۔
(۵) سدھنا جی ۔ (۶) جے دیو جی ۔
(۷) بینی جی ۔ (۸) راما نند جی ۔
(۹) پیپا جی ۔ (۱۰) سین جی ۔

---

(۱) گورو ارجن جی کے بعد ہونے والے چھٹے ، ساتویں اور آٹھویں گورو صاحبان سے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے کوئی بانی بیان نہیں کی مگر گورو گرنتھ صاحب کے بعض قدیمی اور قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں ان تینوں گورو صاحبان کے نام پر بھی کچھ بانیاں درج ہیں ۔ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں ان کے نام کا کوئی شبد یا شلوک نہیں ہے اور جو شبد یا شلوک ان کے بیان کردہ بعض پرانے قلمی نسخوں میں ملتے ہیں ان کا رنگ ڈھنگ سکھ گورو صاحبان کے بیان کردہ کلام سا ہے اور ان میں بھی دوسرے سکھ گورو صاحبان کی طرح '' نانک '' لفظ بطور تخلص کے استعمال کیا گیا ہے ۔

(۱۱) دھنا جی - (۱۲) بھیکھن جی -
(۱۳) پرما نند جی - (۱۴) سورداس جی -
(۱۵) پرمانند جی -

ان بھگتوں میں اکثریت ان کی ہے جو ہندو سماج میں ادنیٰ اور اچھوت تصور کیے جاتے تھے اور یہ سارے بھگت سکھ گورو صاحبان سے بہت پہلے گزرے ہیں - ان میں سے بعض بھگتوں کا زمانہ تو صدیوں قبل ہے یعنی سکھ گورو صاحبان ان سے صدیوں بعد پیدا ہوئے تھے -

بعض سکھ مؤرخین اور مصنفین کے نزدیک بھگتوں کا جملہ کلام گوروگرنتھ صاحب کے مؤلف گورو ارجن جی نے خود اپنی مرضی سے گوروگرنتھ صاحب میں شامل کیا تھا(۱) - لیکن سکھوں میں ایسے ودوان بھی موجود ہیں جن کے نزدیک سکھ گورو صاحبان کے کلام کے ساتھ ساتھ بھگتوں کا کلام شامل کرنے کی داغ بیل گورو نانک جی نے ڈالی تھی جنھوں نے اپنی زندگی ہی میں بھگت بانی کو جمع کر کے اپنے کلام کے ساتھ درج کر دیا تھا - گورو ارجن جی نے گورو نانک جی کی جمع کردہ بھگت بانی ہی کو گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا تھا(۲) -

---

(۱) مشہور سکھ ودوان پنڈت تارا سنگھ جی نروتم کا خیال ہے کہ گرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی گورو ارجن جی نے خود ہی ان بھگتوں کے نام پر اچارن کی تھی گویا یہ کہ اس کے مصنف گورو ارجن جی خود ہی ہیں -

(۲) جو لوگ اس امر کے قائل ہیں کہ بھگت بانی کے مصنف وہ بھگت ہی ہیں جن کے نام پر اسے گروگرنتھ صاحب میں درج کیا

(بقیہ فٹ نوٹ اگلے صفحے پر)

سکھوں میں بھگت بانی سے متعلق ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ گورو ارجن جی کی وفات کے بعد ان کے بڑے بھائی پرتھی چند جی نے (جو بعض مؤرخین کے نزدیک گورو ارجن جی کے سوتیلے بھائی اور اشد مخالف بلکہ خون کے پیاسے تھے) ہندوؤں اور مسلمانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے گورو صاحب کی منشاء کے خلاف بھگت بانی گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دی تھی اور گورو صاحب موصوف کے مؤلفہ گورو گرنتھ صاحب کو تلف کروا دیا تھا۔ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی کا گورو ارجن جی سے کوئی تعلق نہیں۔ گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں یہ بھگت بانی شامل نہیں ہے۔

ان مختلف بھگتوں کے کلام کے علاوہ بعض اور لوگوں اور بھاٹوں(۱) کے نام سے بھی کافی کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے، جن کے نام یہ ہیں:

(صفحہ ۱۳ کا بقیہ فٹ نوٹ)

گیا ہے۔ ان میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے نزدیک گورو ارجن جی نے اس میں مناسب ترمیم کرنے کے بعد اسے گرنتھ صاحب میں درج کیا تھا۔

(۱) بعض سکھوں کے نزدیک یہ بھاٹ اصل میں چاروں ویدوں کے اوتار ہے۔ یعنی ویدوں نے انسانی شکل اختیار کر کے سکھ گورو صاحبان کی تعریف میں کلام بیان کیا تھا جسے گورو ارجن جی نے گرنتھ میں شامل کر دیا۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ بھاٹ ویدوں کے عالم تھے۔ سکھوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے نزدیک یہ بھاٹ سکھ گورو صاحبان کی گدی نشینی کے وقت مختلف اوقات میں جو کلام بیان کرتے رہے اسے گورو ارجن جی نے گوروگرنتھ صاحب کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر درج کروا دیا۔

(۱) بھائی مردانہ جی۔ (۲) بابا سندرداس جی۔
(۳) رائے بلونڈ اور ستاؤوم۔ (۴) کلسہار۔
(۵) جالب۔ (۶) کرت۔
(۷) بھکھا۔ (۸) سل۔
(۹) نل۔ (۱۰) گیند۔
(۱۱) متھرا۔ (۱۲) بل۔
(۱۳) ھربنس وغیرہ۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ھے کہ گورو گرنتھ صاحب میں جن بھگتوں کا کلام درج ھے وہ سب کے سب سکھ گورو صاحبان سے بہت عرصہ پہلے گزر چکے ھیں۔ بعض تو ایسے بھی ھیں جن میں صدیوں کا بُعد ھے۔ اور سکھ گورو صاحبان میں بھی اکثریت ایسے لوگوں کی ھے جو اردو زبان کے نشو و نما پانے سے قبل وفات پا چکے تھے۔ اس لیے اردو کی اس ترقی پائی ھوئی صورت کا تو ذکر ھی کیا، جو ھمارے زمانے میں ھے، گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں شلوکوں میں تو اردو کی وہ صورت بھی نہیں مل سکتی جو اسے شاہ جہان کے عہد میں حاصل ھوئی تھی۔ البتہ ایسے شبد اور شلوک یا ان شبدوں اور شلوکوں کی بعض سطور ایسی ضرور مل جاتی ھیں جن میں اردو کی جھلک نظر آ جاتی ھے اور اس سے یہ امر واضح ھو جاتا ھے کہ سکھ گورو صاحبان اور ان سے قبل گزر چکے بعض بھگتوں نے ھندی کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی کے ان الفاظ کو بھی اپنا لیا تھا جو آگے چل کر اردو زبان کو وجود میں لانے کا باعث بنے اور ایک مستقل زبان کی شکل اختیار کر گئے۔

گورو گرنتھ صاحب کی زبان

گورو گرنتھ صاحب کی زبان عام طور پر سنت بھاشا ہے جسے برج بھاشا بھی کہتے ہیں ۔ اس میں زیادہ تر ہندی اور پنجابی الفاظ کا استعمال ہے یا ہندی الفاظ کو پنجابی شکل دی گئی ہے ۔ تاہم ایسے شبد اور شلوک بھی موجود ہیں جن میں عربی اور فارسی الفاظ بھی بکثرت استعمال کیے گئے ہیں ۔ سکھ ودوانوں نے ایسے شبدوں کو ریختہ زبان(۱) کے شبد تسلیم کیا ہے ۔ جیسا کہ مشہور سکھ ودوان پرنسپل تیجا سنگھ جی (آنجہانی) نے گورو گرنتھ صاحب کے راگ تلنگ میں درج گورو نانک جی کے ایک شبد سے متعلق یہ نوٹ دیا ہے کہ :

> " یہ شبد کسی مسلمان کے تعلق میں بیان کیا گیا ہے ۔ اس میں فارسی الفاظ بکثرت ہیں لیکن یہ فارسی میں بیان نہیں کیا گیا ۔ یہ اس ریختہ زبان میں لکھا گیا ہے جو ہندی اور فارسی بولی کی ملاوٹ سے ایک مشترکہ زبان بن رہی تھی اور بعد میں شاہ جہاں کے عہد میں اردو کہلائی ۔ گورو جی کے زمانہ میں ابھی اردو زبان وجود میں نہیں

---

(۱) ایک سکھ ودوان نے ریختہ زبان کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ :

" پراکرت بھاشا کی نظم ۔ خاص کر فارسی اور ہندی الفاظ جس چھند میں ملے ہوں اسے ریختہ کہتے ہیں ۔"

گویا کہ ریختہ ہندی اور اردو کی درمیانی کڑی ہے ۔

آئی تھی - لیکن ہندی جاننے والے ہندی اور فارسی
جاننے والے باہر سے آنے ہوئے مسلمان بازاروں
میں ایک دوسرے سے بات چیت کرتے وقت ہندی
لب و لہجہ میں فارسی الفاظ یا فارسی لب و لہجہ
میں ہندی الفاظ استعمال کر کے اپنا گزارہ کر لیا
کرتے - جس طرح کہ آج کل چھاؤنیوں میں گورے
یا ان سے گفتگو کرنے والے دکاندار انگریزی اور اردو
ملا کر ایک کھچڑی سی زبان استعمال کرتے ہیں -
اس زبان کے استعمال کرنے والے گورے کی انگریزی
غلط نہیں ہوتی اور نہ اردو ملانے والے کی اردو میں
کوئی نقص ہوتا ہے - وہ تو ایک ملی جلی زبان استعمال
کر رہے ہوتے ہیں - اسی طرح ان شبدوں کی زبان
کو فارسی خیال کر کے ان پر تنقید نہ کی جائے -
بلکہ ایک مشترکہ زبان کی ابتدائی شکل تصور کر
کے غور کیا جائے -"

[ترجمہ از شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۱۷۲

اردو کے مستقل زبان بننے سے قبل مسلمان شعرا بھی اپنے بیان
کردہ کلام میں ہندی ، عربی اور فارسی کے ملے جلے الفاظ استعمال
کرتے رہے ہیں - چنانچہ ریختہ کے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :

قشقہ چو دیدم بر رخت گفتم کہ یہ کاویت ہے
گفتا کہ در ہو باورے اس شہر کی یہ ریت ہے
ہمنا تمہن کو دل دیا تم دل لیا اور دکھ دیا
ہم یہ کیا تم وہ کیا ایسی بھلی یہ پیت ہے
سعدی(۱) کہ گفتہ ریختہ در ریختہ در ریختہ

---

(۱) یہ سعدی ایران کے شیخ سعدی سے مختلف ہیں -

شیر و شکر آمیختہ ہم ریختہ ہم گیت ہے

اس سے یہ امر واضح ہے کہ ریختہ کے اس قسم کے اشعار ہندی اور اردو کی درمیانی کڑی سے متعلق ہیں ۔

جن مسلمان شعرا نے ہندی ، عربی اور فارسی کے ملے جلے الفاظ اپنے کلام میں بکثرت استعمال کیے ہیں ان میں خسرو کا نام چوٹی پر آتا ہے ۔ چنانچہ اردو زبان کے محققین نے ان کی ایک مشہور غزل نمایاں طور پر پیش کی ہے جو اس طرح ہے کہ :-

زحال مسکیں مکن تغافل درائے نیناں بنائے بتیاں
کہ آب ھجراں ندارم اے جاں نہ لیہو کاھے لگائے چھتیاں
شباں ھجراں دراز چوں زلف و روز وصلت چو عمر کوتاہ
سکھی پیا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کاٹوں اندھیری رتیاں
یکایک از دل دو چشم جادو بصد فریبم ببرو تسکیں
کسے پڑی ہے جو جا سناوے پیارے پی کو ھماری بتیاں
جو شمع سوزاں چو ذرہ حیراں ھراں مہر بگشتم آخر
نہ نیند نینا نہ انگ چینا نہ آپ آویں نہ بھیجیں پتیاں
بحق روز وصال دلبر کہ داد مارا فریب خسرو
سپیت منکے درائے راکھوں جو جائے پاؤں پیا کے کھتیاں

امیر خسرو کی یہ غزل ہندی اور اردو کی درمیانی کڑی کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے ۔ اس میں ہندی الفاظ کے ساتھ ساتھ فارسی کے بھی نہایت موزوں الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ۔

امیر خسرو نے تو شعروں میں ہندی ، عربی اور فارسی زبان کی لغت بھی تیار کی تھی ۔ چنانچہ اس سلسلے میں ان کی مشہور نظم ''خالق باری'' پیش کی جا سکتی ہے ۔ چنانچہ اس کا نمونہ درج ذیل ہے :

خالق باری سرجنہار	واحد ایک بدا کرتار
رسول پیغمبر جان بسیٹھ	یار دوست بولی جو ایٹھ
اسم اللہ خدا کا ناؤں	گرما دھوپ سایہ ہے چھاؤں
راہ طریق سبیل پچھان	ارتھ تھو کا مارگ جان
سس ہے مہ نیر خورشید	کالا اجالا سیہ سفید
نیلا پیلا زرد کبود	تانا بانا تن ست و پود
....	....
بیا برادر آؤ رے بھائی	بنشیں مادر بیٹھ ری مائی

حامد نام کے ایک شاعر نے سات شعروں پر مشتمل ایک غزل لکھی ہے اس میں ھندی اور فارسی الفاظ کا بکثرت استعمال ہے - اس غزل کا مطلع یہ ہے :

عزم سفر چوں کر دی ساجن نینوں نیند نہ آئے جی
قدر وصالت نہ دانستم تم بن برہ ستائے جی

ان کے علاوہ اور بھی متعدد مسلمان شعرا کے کلام سے اس قسم کی مثالیں ملتی ھیں کہ جن میں ھندی ، عربی اور فارسی الفاظ جمع کر دیے گئے ھیں - اس قسم کا کلام اردو زبان کے وجود میں آنے سے قبل بولی یا لکھی جانے والی زبان کی طرف ھماری راہ نمائی کرتا ہے - گویا اس قسم کے کلام کو ہم ھندی اور اردو کی درمیانی کڑی کا درجہ دے سکتے ھیں - یہی حال گورو گرنتھ صاحب کے ان شبدوں اور شلوکوں کا ہے جن میں کہ ھندی کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی کے الفاظ استعمال کیے گئے ھیں -

الغرض اگر کوئی شخص گورو گرنتھ صاحب سے اردو کی موجودہ منجھی ہوئی اور ترقی یافتہ صورت یا وہ شکل جو اسے شاہ جہاں کے زمانے میں حاصل ہوئی تلاش کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے مایوسی

ہو گی ۔ کیونکہ ان سکھ گورو صاحبان کے زمانے میں یا ان بھگتوں کے دور میں جن کا کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے ابھی اردو زبان وجود میں نہیں آئی تھی ۔ البتہ اگر وہ اردو کے وجود میں آنے سے قبل اس کی داغ بیل کا پتہ لگانا چاہے گا تو اس بارے میں اسے گورو گرنتھ صاحب سے ضرور کسی حد تک راہ نمائی حاصل ہو جائے گی اور ایسے شبد اور شلوک مل جائیں گے جن میں ابتدائی اردو کی جھلک صاف نظر آ جائے گی ۔

ہم نے اپنی اس کتاب میں گورو گرنتھ صاحب سے ایسے شبد اور شلوک جمع کرنے کی کوشش کی ہے جن سے اردو کی ابتدا معلوم کرنے میں مدد مل سکتی ہے اور اس امر کا پتہ چل سکتا ہے کہ اردو زبان نے موجودہ منجھی ہوئی صورت اختیار کرنے سے قبل کس طرح ارتقائی منازل طے کی ہیں ۔

امید ہے کہ ہماری یہ حقیر کوشش قارئین کرام کی دلچسپی کا موجب ہو گی ۔ ان شبدوں کے درج کرنے میں ان کے مصنفین میں جو ترتیب دی گئی ہے اس میں ان کے زمانے کو مدِ نظر رکھا گیا ہے ۔ یعنی جو صاحب پہلے گزرے ہیں ان کے شبد مقدم کیے گئے ہیں اور جو بعد کو ہوئے ہیں ان کے شبد بعد میں لکھے گئے ہیں ۔

اکتوبر ۱۹۶۳ء

خادم

عباداللہ گیانی

حصه اول

گورو گرنتھ صاحب کے وہ شبد اور شلوک جن میں
فارسی اور عربی کے الفاظ بکثرت استعمال کیے گئے ہیں

(۱) شیخ فرید جی کا کلام

گوروگرنتھ صاحب میں سکھ گورو صاحبان اور دوسرے لوگوں کے کلام کے ساتھ ساتھ بعض مسلمان بزرگوں کا کلام بھی درج ہے۔ ان میں ایک بزرگ شیخ فرید جی بھی شامل ہیں۔ سکھ ودوانوں کے ایک طبقے کا خیال ہے کہ یہ وہی بزرگ تھے جن کا لقب شکر گنج تھا اور جن کی پیدائش ۱۱۷۳ء میں ملتان کے قریب موضع کوٹھیوال میں ہوئی تھی۔ ان کے والد ماجد کا نام حضرت شیخ جلال الدین تھا اور یہ ۱۲۶۶ء میں پاک پٹن میں فوت ہوئے تھے۔

سکھ ودوانوں کا دوسرا طبقہ یہ بیان کرتا ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں جو بانی شیخ فرید جی کے نام پر درج ہے وہ حضرت شیخ فرید شکر گنج کی بیان کردہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کے بیان کرنے والے شیخ فرید ثانی ہیں۔ جن کا اصلی نام شیخ ابراھیم تھا مگر اکثر سکھ مصنفین نے انہیں شیخ برھم کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ گورو نانک جی کے ہم عصر تھے۔ اس سلسلے میں ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ:—

> "مکالیف کی تحقیق کے مطابق جو بانی گورو گرنتھ صاحب میں فرید جی کے نام پر درج ہے وہ... شیخ برھم جی کی ہے۔ مگر دوسرے اکثر ودوانوں کا یہ خیال ہے کہ یہ بانی شیخ فرید شکر گنج جی کی ہے اور شیخ ابراھیم فرید ثانی جی نے ان کے

کلام کا ایک نسخہ گورو نانک جی کی بھینٹ کیا
تھا۔''

سکھ ودوانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جن کے نزدیک گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ فرید جی کی بانی شیخ فرید شکر گنج اور شیخ ابراھیم (فرید ثانی) دونوں کی ملی جلی ھے۔

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں شیخ فرید جی کے نام پر جو بانی درج ھے وہ چار شبدوں اور ایک سو تیس شلوکوں پر مشتمل ھے۔ سکھ ودوان شیخ جی کے کلام کو ابتدائی پنجابی کلام کا درجہ دیتے ھیں۔ تاھم اس میں بھی عربی اور فارسی الفاظ کی آمیزش پائی جاتی ھے جو اردو کے ارتقائی منازل کی نشان دھی کرتی ھے۔ ذیل میں ھم شیخ جی کے کلام سے نمونہ پیش کیے دیتے ھیں۔

گورو گرنتھ صاحب میں راگ آسا کے آخر میں آپ کے یہ دو شبد درج ھیں:-

دلھوں سھبت (محبت) جن سینی سچیا
جن من ھور مکھ ھور سے کانڈھے کچیا
رتے اسک کھدائے (عشق خدائے) رنگ دیدار کے
وسریا جن نام تے بھوئے بھار تھئیے
آپ لیے لڑ لائے در درویس (در درویش) سے
تن دھن جندی ماؤ آئے سپھل سے
پرودگار (پروردگار) اپار اگم بے انت تو
جنھاں پچھاتا سچ چوما پیر موں
تیری پناہ کھدائے (خدائے) تو بکھسندگی (بخشندگی)
سیکھ پھرید (شیخ فرید) کھیر (خیر) دیجے بندگی

[گورو گرنتھ صاحب راگ آسا شیخ فرید ص ۴۸۸]

دوسرا شبد یہ ہے :-

بولے سیکھ پھرید (شیخ فرید) پیارے اللہ لگے
ایہ تن ھوسی کھاک (خاک) نمانی گور گھرے
آج ملاوا سیکھ پھرید (شیخ فرید)
ٹا کم کوجڑیا (ں) منہہ چنڈڑیا (ں)
جے جانا مر جائیئے گھوم نہ آئیئے
جھوٹھی دنیا لگ نہ آپ ونجائیئے
بولیئے سچ دھرم جھوٹھ نہ بولیئے
جو گور دسے واٹ مریداں جولیئے
چھیل لنگھندے پار گوری من دھیریا
کنچن ونے پاسے کلوت چیریا
سیکھ (شیخ) ھیاتی (حیاتی) جگ نہ کوئی تھر رھیا
جس آسن ھم بیٹھے کیتے بیس گیا
کتک کونجاں چیت ڈوساون بجلیاں
سیالے سوھندیاں پر گل باھڑیاں
چلے چلن‌ھار وچارا لیئے منو
گنڈھیندیاں چھ ماہ تڑندیاں اک کھنو
جمی (زمیں) پوچھے اسمان پھریدا (فریدا) کھیوٹ کن گیئے
جالن گوراں نال الاہے جیئی سہے

[گورو گرنتھ صاحب راگ آسا شیخ فرید ص ۴۸۸]

شیخ فرید جی کے مندرجہ بالا دونوں شبدوں میں عربی اور فارسی الفاظ کی آمیزش ہے ۔ چنانچہ محبت ، عشق ، رنگ ، در ، درویش ، پروردگار ، پناہ ، بخشندگی ، خیر ، اللہ ، گور ، خاک وغیرہ الفاظ کا تعلق عربی اور فارسی سے ہے ۔

گورو گرنتھ صاحب میں راگ سوھی میں شیخ فرید جی کے

نام پر دو شبد درج ہیں ۔ ان میں بھی عربی اور فارسی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ، جیسا کہ :

تپ تپ لوہے لوہے ھاتھ مروڑو
بادل ہوئی سو سہ (شہ) لو رو
تے سہ (شہ) من میں کیا روس
مجھ اوگن سہ (شہ) ناھی دوس
تیں صاحب کی میں سار نہ جانی
جوبن کھونے پاچھے پچھوتانی
کالی کوئل تو کت گن کالی
اپنے پریتم کے ہوں برہے جالی
پرہے بہون کیتے سکھ پائے
جا ہوئے کرپال تاں پربھو ملائے
ودھن کھوھی مندھ اکیلی
نہ کو ساتھی نہ کو بیلی
کر کرپا پربھ سادھ سنگ میلی
جاں پھر دیکھاں تاں میرا اللہ بیلی
واٹ ہماری کھری اڈینٹی
کھنیوں تکھی بہت پینٹی
اس اوپر ہے مارگ میرا
سیکھ پھریدا (شیخ فریدا) پنتھ سمار سو برا

اور دوسرا شبد یہ ہے :-

بیڑا بندھ نہ سکیو بندھن کی ویلا
بھر سروور جب اوچھلے تب ترن دوھیلا
ھتھ نہ لائے کسمبھڑے جل جاسی ڈھولا
اک آپینے پتلی سہ (شہ) کیرے بولا

دودھا تھنٹی آونی بھر ہوئے نہ میلا
کہے بھرید (فرید) سہیلیو (سہیلیو) سہ (شہ) الائے سی
ھنس چلسی ڈومنٹا ایہ تن ڈھیری تھیسی

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں شیخ فرید جی کے نام پر کچھ شلوک بھی درج ھیں - ان شلوکوں میں شیخ صاحب نے عربی اور فارسی الفاظ استعمال کیے ھیں - ذیل میں ھم ان شلوکوں سے بعض مثالیں پیش کیے دیتے ھیں :-

والوں نکی پرسلات (پل صراط) کنیں نہ سنٹی آئے
بھریدا (فریدا) کیڑی پوندی‌ئی کھڑا نہ آپ مہائے

بھریدا (فریدا) دردرویسی (درویشی) گاکھڑی چلاں دنیا بھت
بھنہ اٹھائی پوٹلی کتھے ونجناں گھت - ۲

....

بھریدا (فریدا) جے تو اکل لتیھ (عقل لطیف) کالے لکھ نہ لیکھ
آپڑے گربوان (گریبان) مہ سر نیواں کر ویکھ - ۶

....

بھریدا (فریدا) جاں تو کھٹن ویلا تاں توں رتا دنی سیوں
مرگ سوائی نیہ جاں بھریا تاں لدیا - ۸

....

بھریدا (فریدا) کوکیندیاں چانگیندیاں متی دیندیاں نت
جو سیتان (شیطان) ونجایا سے کت بھیرھے چت - ۱۵

....

بھریدا (فریدا) خاک نہ نندئیے خاکو جیڈ نہ کوئے
جیوندیاں پیراں تلے موئیاں اوپر ھوئے - ۱۷

بھریدا (فریدا) جاں لب تاں نیہ کیا لب تاں کوڑا نیہ

کچڑ جھت لنگائیئے چھپر توٹے میہ - ۱۸

پھریدا (فریدا) جنگل جنگل کیا بھوہے ون کنڈا موڑیہ
وسی رب هیا لئے جنگل کیا ڈھوڈھیہ - ۱۹

....

پھریدا (فریدا) چنت کھٹولا وان دکھ برہ وچھاون لیپھ (لحاف)
ایہہ ھمارا جیونا صاحب سچے ویکھ - ۳۵
برھا برھا آ کھیئے برھا توں سلتان (سلطان)
پھریدا (فریدا) جت تن برھا نہ اوپجے سو تن جان مسان - ۳۶

....

پھریدا (فریدا) چار گوایا ھنڈھ کے چار گوایا سم
لیکھا رب منگیسیا تو آں ھو کیہرے کم - ۳۸
پھریدا (فریدا) در درواجے (دروازے) جائے کے کیوں ڈٹھو گھڑیال
ایہہ نردوساں مارئیے ھم دوساں دا کیا ھال (حال) - ۳۹

....

پاس دمامے چھت سر بھیری سڈو رڈ
جائے ستے جیراں مہ تھیئے اتیماں (یتیماں) گڈ - ۴۵

....

پھریدا (فریدا) کھنتھڑ میکھا (میخاں) اگلیاں
جند نہ کائی میکھ (میخ)
واری آپو آپنٹی چلے مسائک (مشائخ) سیکھ (شیخ) - ۴۷
پھریدا (فریدا) دوھی دیوے بلندیاں ملک بہٹھا آئے
گڑھ لیتا گھٹ لوٹیا دیوڑے گیٹا بوجھائے - ۴۸

....

پھریدا (فریدا) کوٹھے منڈپ ماڑیاں ایت نہ لائے چت

مٹی پئی اتولوبی کوئے نہ ھوسی مت - ۵۷

بھریدا (فریدا) منڈپ مال نہ لائے مرگ ستانی چت دھر
سائی جائے سمال جھتے ھی تؤ ونجناں - ۵۸

بھریدا (فریدا) جنی کمیں ناھیں گن تے کڑے وسار
مت سرمندا (شرمندا) تھیوھی سائیں دے دربار - ۵۹

بھریدا (فریدا) صاحب دی کر چاکری دل دی لاہ بھراند
درویساں (درویشاں) نو لوڑیئے رکھاں دی جیراند - ۶۰

بھریدا (فریدا) کالے مینڈے کپڑے کالا مینڈا ویس
گنہی بھریا میں بھراں لوک کہے درویس (درویش) - ۶۱

....

جاں کواری تاں چاؤ ویواھی تا ماملے (معاملے)
بھریدا (فریدا) ایھو پچھوتاؤ وت کواری نہ تھیئے - ۶۳

....

بھریدا (فریدا) بھنی گھڑی سونوی ٹوٹی ناگر لج
اجرائیل (عزرائیل) بھریستہ (فرشتہ) کے گھر ناٹھی اج - ۶۸

....

بھریدا (فریدا) بے نواجا (بے نمازا) کتیا ایہ نہ بھلی ریت
کبھی چل نہ آئیا پنجے وکھت (وقت) مسیت - ۷۰

اٹھ بھریدا (فریدا) اجو (وضو) ساج
سبہ (صبح) نواج (نماز) گجار (گزار)
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کپ اتار - ۷۱

جو سر سائیں نہ نویں سو سر کیجے کائے
کنے ھیٹھ جلائیئے بالن سنڈڑے تھائے - ۷۲

....

پھریدا (فریدا) من میدان کر ٹوئے ٹبے لاہ
اگے مول نہ آوسی دوجک (دوزخ) سندی بھاہ - ۷۴

پھریدا (فریدا) کھالک (خالق) کھلک (خلق) میں
کھلک (خلق) وسے رب ماہ؛
مندا کس نو آکھیئے جاں تس بن کوئی ناہ - ۷۵

پھریدا (فریدا) جے ردہ نالا کپیا جے گل کپے چوکھ
پون نہ اتی ماملے (معاملے) سہاں نہ اتی دوکھ - ۷۶

....

پھریدا (فریدا) برے دا بھلا کر گسہ (غصہ) من نہ ھڈھائے
دیہی روگ نہ لاگئی پلے سب کچھ پائے - ۷۸

پھریدا (فریدا) پنکھ پراھنٹی دنی سوھاوا باگ (باغ)
نوبت وجی سبہ (صبح) سیوں چلن کا کر ساج (ساز) - ۷۹

....

پھریدا (فریدا) مہل (محل) نسکھن رہ گئے واسا آئیا تل
گوراں سے نمانڑیاں بھسن روھاں (روحاں) مل
آکھیں سیکھاں (شیخاں) بندگی چلن اج کہ کل - ۹۷

پھریدا (فریدا) سوتے دا بناں ابوے دے جیوں درباوے ڈھاھا
اگے دوجک (دوزخ) تپیا سنٹیئے ھول پوے کاھاھا
اکناں نوں سب سوجھی آئی اک پھردے بے پرواھا
امل (عمل) جے کیتا دنی وچ سے درگہ اوگاھا - ۹۸

پھریدا (فریدا) درہاوے کنے بگلا بیٹھا کیل کرے
کیل کریندے ھنجھ نو اچنتے باج (باز) پئے
باج (باز) پئے تس رب دے کیلاں وسریاں
جو من چت نہ چیتے سن سو گالی رب کیاں - ۹۹

ساڈھے ترے من دیہری چلے پانی ان
آئیو بندہ دنی وچ وت آسونی بہن
ملک‌الموت جاں آوسی سب درواجے (دروازے) بھن
تناں پیاریاں بھائیاں اگے دتا بنہہ
دیکھو بندہ چلیا چوہ جنیا دے کن
پھریدا (فریدا) امل (عمل) جے کیتے دنی وچ درگاہ آئے کم - ۱۰۰
پھریدا (فریدا) ہوں بلہاری تن پنکھیاں جنگل جناں واس
ککر چگن تھل وسن رب نہ چھوڈن پاس - ۱۰۱

....

پھریدا (فریدا) پچھلی رات نہ جا گیوہے جیوندڑو موئیوہ
جے تیں رب وساریا تاں رب نہ وسریوہ - ۱۰۷
پھریدا (فریدا) کنت رنگاولا وڈا وے مہتاج (بے محتاج)
اللہ سیتی رتیا ایہ سچاواں ساج (ساز) ۱۰۸
پھریدا (فریدا) دکھ سکھ اک کر دل تے لاہ وکار
اللہ بھاوے سو بھلا تاں لبھی دربار - ۱۰۹
پھریدا (فریدا) دنی وجائی وجدی توں بھی وجھے نال
سوئی جیؤ نہ وجدا جس اللہ کردا سار - ۱۱۰
پھریدا (فریدا) دل رتا اس دنی سیوں دنی نہ کتے کم
مسل (مثل) پھکیراں (فقیراں) گاکھڑی سو پائیے پور کرم - ۱۱۱

....

سبر (صبر) منجھ کانڑ اے سبر (صبر) کا نیہنڑو
سبر (صبر) سندا بانڑ کھالک (خالق) کھتا (خطا) نہ کری -
۱۱۵
سبر (صبر) اندر سابری (صابری) تن ایوے جالین

ھون نجیک (نزدیک) کھدائے (خدائے) دے
بھیت نہ کسے دین - ۱۱۶

سبر (صبر) ایھہ سواؤ جے تو بندہ دڑ کرے
ودہ تھیوے درباؤ ٹوٹ نہ تھیوے واھڑا - ۱۱۷

پھریدا (فریدا) درویسی (درویشی) گا کھڑی چوپڑی پریت
اکنے کنے چالیئے درویساوی (درویشاوی) ریت - ۱۱۸

[گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ص ۱۳۷۷ تا ص ۱۳۸۴]

شیخ فرید جی کے بیان کردہ مندرجہ بالا کلام سے واضح ہے کہ ان کے زمانہ میں بولی جانے والی زبان میں بھی عربی اور فارسی کے الفاظ کا استعمال رواج پڑ چکا تھا اور اس طرح اردو زبان کی بنیاد رکھی جا چکی تھی -

۲ - بھگت نام دیو جی کا کلام

بھگت نام دیو جی ایک مشہور و معروف بھگت گزرے ہیں - گوروگرنتھ صاحب میں جن ہندو بھگتوں کے نام سے بانیاں درج ہیں آپ ان میں سے بہت پرانے بھگت ہیں - آپ کا تعلق ہندوستان کے علاقہ مہاراشٹر سے تھا اور آپ کی مادری زبان مرھٹی تھی - آپ کی پیدائش ۲۸ - ۱۳۲۷ بکرمی (۷۱ - ۱۲۷۰ء) میں ہوئی تھی - آپ موضع نرسی وامنی ضلع ستارہ میں پیدا ہوئے تھے - آپ کی عمر کا بڑا حصہ اپنے ننھیال پنڈر پور میں گزرا ہے اور وہیں آپ کی وفات ۱۴۰۷ بکرمی (۱۳۵۰ء) میں گورو نانک جی کی پیدائش سے ایک سو انیس سال قبل ہوئی تھی - آپ کا تعلق "چھینبہ" (دھوبی) قوم سے تھا - سورن ہندو آپ کو اچھوت اور ادنیٰ جاتی کا فرد تصور کرتے تھے اور آپ کو اپنے مندروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے - اس واقعہ کا ذکر گوروگرنتھ صاحب میں بھی کیا گیا ہے -

بعض سکھ ودوان یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ بھگت نام دیو کے کلام کی زبان مرھٹی تھی - مگر گوروگرنتھ صاحب میں آپ کے نام سے جو بانی درج ہے اس کا اکثر حصہ "برج بھاشا" میں ہے اور جو کلام مرھٹی میں ہے وہ "پدوں" کی شکل میں ہے - گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ کلام ترجمہ شدہ ہے - یہ ترجمہ کس شخص نے کیا ؟ کب کیا ؟ اس کی علمی قابلیت کیا تھی ؟ اس کی درایت اور روایت کس حد تک قابل قبول ہو سکتی ہے؟ اور اس ترجمہ

شدہ بانی کا اصل کس کے پاس ہے ؟ اس بارے میں کسی سکھ ودوان نے بھی کوئی روشنی نہیں ڈالی البتہ ایک سکھ ودوان نے اسی قدر لکھنے پر بس کی ہے کہ :

"آپ کی تصنیف پہلے مرہٹی زبان میں تھی پھر پنجابی میں اس کا ترجمہ کیا گیا ۔ بعض مقامات پر غلطیاں بھی ہیں۔" (۱)

آپ کی ایک یادگار موضع گھمان ضلع گورداسپور میں بھی قائم ہے جسے سردار جسا سنگھ رام گڑھیہ نے تعمیر کروایا تھا اور بعد میں رانی سدا کور نے وہاں ایک تالاب بنوا دیا تھا ۔ آپ پنجاب آئے تھے یا نہیں یہ مسئلہ سکھوں میں بحث کا ایک موضوع ہے ۔ گورو گرنتھ صاحب میں آپ کے نام سے ساٹھ شبد درج ہیں جو مختلف راگوں میں پھیلے ہوئے ہیں ۔

بھگت نام دیو سے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ پہلے آپ سری رام چندر جی کے معتقد تھے بعد کو سری کرشن جی کے عقیدت مند ہو گئے ۔ گورو گرنتھ صاحب میں آپ کے نام سے بعض ایسے شبد بھی موجود ہیں جن سے آپ کا پہلے سری رام چندر جی کا عقیدت مند ہونا اور بعد کو سری کرشن جی کا معتقد ہونا ظاہر ہوتا ہے ۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ :

" بھگت نام دیو جی پہلے سری رام چندر جی کے پجاری تھے بعد کو سری کرشن جی کے عقیدت مند ہوگئے اور رام چندر جی کی پوجا چھوڑ

---

۱ ۔ ست گور بناں ہور کچی ہے بانی ص ۸۹ ۔ ۸۸

دی ...... آپ کے زمانہ میں وشنو اور شو فرقوں
میں بہت کشیدگی پائی جاتی تھی اور آپ نے شو
فرقہ کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا(۱) ۔"

آپ کے ھاں تین بیٹے : نارائن داس ، بیٹھل داس اور گوبند داس پیدا ھوئے اور ایک لڑکی بھی ھوئی جس کا نام منگا بائی تھا ۔ بھگت نام دیو کے عقیدت مند خال خال ھیں اور وہ " سیھلی ٹوپی " پہنتے ھیں اور چرنامرت پلا کر دوسروں کو اپنے حلقۂ عقیدت میں داخل کرتے ھیں ۔ آپ کے اکثر عقیدت مند دھوبی اور درزی ھیں جنھیں ھندوؤں میں " چھینبے" کہا جاتا ھے ۔ اب کچھ عرصہ سے وہ ٹانک کشتری کہلاتے ھیں اور اپنا تعلق شودر ورن کی بجائے ھندوؤں کے دوسرے ورن کشتری سے بتاتے ھیں ۔

آپ کی طرف بعض کرامتیں بھی منسوب کی جاتی ھیں اور گورو گرنتھ صاحب میں ان کرامتوں کو نمایاں جگہ دی گئی ھے ۔ مثلاً آپ کے لیے مندر کا گھوم جانا ملاحظہ ھو (گوروگرنتھ صاحب ص ۱۱۶۴ ، ۱۱۶۷ ، ۱۲۹۲) اور مردہ گائے کا زندہ ھو جانا اور نام دیوجی کا اس سے دودھ دوھنا (ملاحظہ ھو گورو گرنتھ صاحب ص ۱۱۶۶) ۔ آپ کا ٹھاکروں (بتوں) سے دودھ پینے کے لیے کہنا اور اتنا زور دینا کہ نارائن کا وھاں ظاھر ھو کر دودھ پی لینا (ملاحظہ ھو گوروگرنتھ صاحب ص ۶۴ - ۱۱۶۳) اور نام دیو کے مکان کا چھجہ خدا تعالی کا بنا دینا ۔ (ملاحظہ ھو گورو گرنتھ صاحب) عجیب بات یہ ھے کہ گوروگرنتھ صاحب میں نام دیو جی کی کرامتوں کا ذکر تو موجود ھے مگر کسی سکھ گورو حتیٰ کہ گورو نانک جی کی کسی کرامت کا کوئی ذکر نہیں ۔

---

۱ ۔ ست گور بناں ھور کچی ھے بانی ص ۸۸

بھگت نام دیو جی کے نام سے جو کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے اس میں بعض ایسے شبد ہیں جنھیں ابتدائی اردو کا نمونہ کہہ سکتے ہیں ۔ آپ فرماتے ہیں کہ :

میں اندھلے کی ٹیک تیرا نام کھوندکارہ (خوندکارہ)
میں گریب (غریب) میں مسکین تیرا نام ہے آدھارا
کریما رہیما (رحیما) اللہ تو گنی (غنی)
ہادرا (حاضرہ) ہدور (حضور) در پس (در پیش) تو منی (منیح)
دریاؤ تو دھند تو بسیار تو دھنی
تو دانا تو بینا میں بیچار کیا کری
نامے چہ سوامی بکھسند (بخشند) تو ہری

[گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ نام دیو ص ۷۲۷]

نام دیو جی کے اس شبد میں ہندی ، فارسی اور عربی تینوں زبانوں کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اور اس کے معنے یہ ہیں :

میں اندھا ہوں اور خداوند تو ہی میرا سہارا ہے ۔ میں غریب اور مسکین ہوں تیرا نام ہی میرے لیے سب کچھ ہے ۔ اے رحیم اے کریم اللہ تعالیٰ تو ہی غنی ہے ، تو ہی حاضر ناظر ہے اور المتکبر ہے ۔ تو دریا ہے اور تو داتا ہے تیرے خزانے ہمیشہ بھرے رہتے ہیں ۔ تیرے سوا اور کوئی دوسرا دینے اور لینے والا نہیں ہے ۔ تو ہی (حقیقی) داتا اور بینا ہے ۔ میں تیری جملہ صفات بیان کرنے سے قاصر ہوں ۔ اے نام دیو کے مولا تو ہی بخشنہار ہے ۔

نام دیو جی کا ایک اور شبد یہ ہے :

ہلے یاراں ہلے یاراں کھسکھبری (خوشخبری)
بل بل جاؤں ہوں بل بل جاؤں
نیکی تیری بیگاری آلا (اعلیٰ) تیرا ناؤں

کجا آمد کجا رہیتی (رفتی) کجا میروی
دوارکا نگری راس بگوئی
کھوب (خوب) تیری پگڑی میٹھے تیرے بول
دوارکا نگری کاھے کے مگول (مغل)
چندیں ہزار (ہزار) آلم (عالم) ایکل کھانہ (خانہ)
ہم چنیں پاتساہ (پاتشاہ) سانولے برنا
اسپت گج پت نرا نرند
نامے کے سوامی میر مکند

[گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ نام دیو ص ۷۲۷]

نام دیو جی کے نام سے درج شدہ اس شبد میں بھی فارسی ، عربی اور ہندی کے الفاظ استعمال کیے گئے ھیں - اس سے معلوم ھوتا ھے کہ ان کے زمانے میں عربی اور فارسی زبان کا اثر تمام ہندوستان میں پھیل چکا تھا اور لوگ اپنی تحریر و تقریر میں عربی اور فارسی کے الفاظ بھی بکثرت استعمال کیا کرتے تھے -

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر نام دیو جی کے نام سے ایک اور لمبا شبد درج ھے - اس میں بھی ہندی کے ساتھ عربی اور فارسی کے الفاظ کا استعمال مثل سابق موجود ھے - فرماتے ھیں :

سلتان (سلطان) پوچھے سن بے نامہ
دیکھوں رام تمھارے کاماں
نامہ سلتانے (سلطانے) باندھلا
دیکھوں تیرا میں ھر بیٹھلا
بسمل گؤ دیؤ جیوائے
ناتر گردن ماروں ٹھائے
بادساہ (بادشاہ) ایسی کیوں ھوئے
بسمل کیا جیوے نہ کوئے

میرا کیا کچھو نہ ہوئے
کرے رام ہوئے ہے سوئے
بادساہ (بادشاہ) چڑھیو اھنکار
گج ھستی دینوں چمکار
....
کاجی (قاضی) ملاں کریں سلام
ان ھندو میرا ملیا مان
بادساہ (بادشاہ) بینتی سنیھو
نامے سر بھر سونا لیھو
مال لیؤں تو دوجک (دوزخ) پرؤں
دین چھوڑ دنیا کو بھرؤں
پاؤں بیڑی ھاتھوں تال
نامہ گاوے گن گوپال
گنگ جمن جیوں الٹی بہے
تو نامہ ھر کرتا رہے
سات گھڑی جب بیتی سنی
اجھوں نہ آئیو تربھون دھنی
....
کھیے تو دھرنی اکوڑی کروں
کھیے تو لے کر اوپر دھروں
کھیے تو موئی گؤ دیوں جیائے
سب کوئی دیکھے پتیائے
نامہ پرنوے سیل مسیل
گؤ دوھائی بچھرا میل
دودھ دوھے جب مٹکی بھری
لے بادساہ (بادشاہ) کے آگے دھری

بادساہ (بادشاہ) مہل (محل) میں جائے
اوگھٹ کی گھٹ لاگی آئے
کاجی (قاضی) ملاں بینتی فرمائے
بکھسی (بخشی) ھندو میں تیری گائے
نامہ کہے سنو بادساہ (بادشاہ)
ایہ کچھ پتیا مجھے دکھائے
ایہ پتیا کا ایہ پروان
ساچ سیل چالہو سلتان (سلطان)

[گورو گرنتھ صاحب بھیروں نام دیو ص ٦٦ - ١١٦٥]

نام دیو جی کے ایک اور شبد سے بھی ہم اسی نتیجہ تک پہنچتے ھیں کہ اس زمانے میں ھندی الفاظ کے ساتھ عربی اور فارسی کے الفاظ کا استعمال جاری ہو چکا تھا ۔ اسے ہم اردو کی ابتدائی حالت کا درجہ دے سکتے ھیں ۔ دیکھیے :

مائے نہ ھوتی باپ نہ ھوتا کرم نہ ھوتی کائیا
ھم نہیں ھوتے تم نہیں ھوتے کون کہاں تے آیا

....

چند نہ ھوتا سور نہ ھوتا پانی پون ملایا
شاست نہ ھوتا بید نہ ھوتا کرم کہاں تے آیا

[گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی نام دیو ص ٩٧٣]

یعنی ایک زمانہ ایسا بھی تھا کہ نہ ماں تھی ، نہ باپ تھا اور نہ کسی کا کوئی عمل تھا اور نہ کسی کا جسم ھی تھا ۔ ھم بھی نہیں تھے، تم بھی نہیں تھے اورکوئی بھی نہیں تھا... اس وقت یہ چاند اور سورج بھی نہیں تھے اور پانی اور ھوا کا بھی کوئی نام و نشان نہ تھا ۔ اس وقت شاستر اور ویدوں کا بھی کوئی وجود نہ تھا ۔ اس وقت کرم (اعمال) کہاں سے آ گئے تھے ۔

ہندو قوم کا یہ نظریہ ہے کہ ہر انسان کی پیدائش اس کے سابقہ اعمال کا نتیجہ ہے اور جس قدر بھی جاندار چیزیں چرندے، پرندے، درندے، کیڑے مکوڑے اور سبزیاں، ترکاریاں ہیں یہ سب پچھلے جنم میں انسان تھے اور اپنے برے اعمال کے نتیجہ میں اب کوئی ہاتھی بن گیا ہے اور کوئی شیر۔ کسی کو چوہے کا جنم مل گیا ہے اور کوئی بلی کی شکل میں پیدا ہو گیا ہے۔ کوئی ٹماٹر بن گیا ہے اور کسی نے بیگن کی شکل اختیار کر لی ہے۔ ایسے لوگوں سے نام دیو جی نے اپنے اس شبد میں سوال کیا ہے جب کہ کسی چیز کی تخلیق نہیں ہوئی تھی اس وقت یہ چاند، سورج اور ستارے بھی موجود نہیں تھے اگر کسی ذی روح کی پیدائش اس کے پچھلے جنم کے اعمال کا نتیجہ ہے تو اس وقت اس کے اعمال کہاں سے آگئے اور کس نے وہ اعمال کیے تھے کیونکہ اس وقت تو کچھ بھی نہیں تھا۔ موجودہ زمانے کا سائنسدان بھی اس نظریہ کا حامل ہے کہ ایک وقت ایسا بھی تھا جب کہ زندگی ظہور میں نہیں آئی تھی اور یہ چاند، سورج، ستارے وغیرہ بھی نہیں تھے۔

نام دیو جی کا یہ شبد بھی گوروگرنتھ صاحب میں درج ہے:

آؤ کلندر (قلندر) کیسوا
کر ابدالی بھیسوا
جن اکاس (اکاش) کلاہ سر کینی کوسے (کفش) سپت پیالہ
چمر بوس (پوش) کا مندر تیرا ایہہ بدھ بنے گوپالا
چھپن کوٹ کا پہن تیرا سولہ سہس اجارہ (آزارہ)
بھار اٹھارہ مدگر تیرا سہنک (صحنک) سب سنسارا
دیہی مہجد (مسجد) من مولانا سہج نواج (نماز) گجارے (گزارے)
بی بی کولاں سو کائن (قائن) تیرا نام نرنکار آکارے
بھگت کرت میرے تال چھنانے کہہ کروں پکارا

ناہے کا سوامی انتر جامی بھرے سگل بے دیسوا

[گورو گرنتھ صاحب بھیروں نام دیو ص ۱۱۶۷]

نام دیو جی کے اس شبد میں بھی ہندی کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں البتہ ان کی شکلیں کچھ بدل دی گئی ہیں - مثلاً کفش کو کوسے ، چرم پوش کو چمر پوش ، پیراھن کو پیہن ، مسجد کو مہجد اور نماز کو نواج کی شکل دے دی گئی ہے -

۳ - بھگت کبیر جی کا کلام

گورو گرنتھ صاحب میں جن بھگتوں کا کلام شامل ہے ان میں سب سے زیادہ بانی بھگت کبیر جی کی ہے ، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کا کلام بعض سکھ گورو صاحبان سے بھی زیادہ ہے ۔ آپ بنارس کے باشندے تھے۔ آپ کی پیدائش سے متعلق بعض عجیب و غریب روایات مشہور ہیں ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ ایک برھمن بیوہ کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا ھوئے تھے جو انھیں ایک تالاب کے کنارے چھوڑ گئی تھی ، وھاں سے ایک مسلمان جولاھا انہیں اٹھا لایا تھا اور اس نے بچوں کی طرح آپ کی پرورش کی تھی ۔ پروفیسر ولسن کو شک ہے کہ کبیر بھگت نام کا کوئی شخص ھؤا ھی نہیں ، ان کے نزدیک ایک ھندو فلاسفر نے فرضی طور پر اپنا نام کبیر رکھ لیا تھا ۔ سکھ ودوانوں میں ایسے لوگ موجود ھیں جن کے نزدیک کبیر جی ایک نو مسلم جولاھے کے بیٹے تھے ۔ خود لفظ ''کبیر'' بھی اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کا تعلق مسلمانوں سے تھا ، ورنہ بنارس ایسے شہر میں رھنے والے کسی ھندو کا نام کبیر ھونا ایک محال امر ہے ۔ کبیر جی کے بچوں کے نام بھی جو کمال اور کمالی بیان کیے جاتے ھیں اسلامی تعلق ظاھر کرتے ھیں ۔ کبیر جی کے بچوں کے بیان کردہ شلوک وغیرہ بھی ملتے ھیں مگر گوروگرنتھ صاحب میں صرف کبیر جی کا کلام درج ہے ، گوروگرنتھ صاحب میں ان کے نام سے کافی شبد اور شلوک پائے جاتے ھیں ۔

گورو گرنتھ صاحب کے علاوہ کبیر جی کا اور کلام بھی ملتا ہے اور بعض کتابیں ''کبیر بیچک'' وغیرہ بھی ان کی طرف منسوب ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں تو کبیر جی کی بانیاں مروجہ گورو گرنتھ صاحب سے بھی زیادہ درج ہیں۔

بعض ودوانوں نے کبیر جی کو گورو نانک جی کا اور بعض نے گورو نانک جی کو کبیر جی کا گورو ظاہر کیا ہے۔ بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ گورو نانک جی اور کبیر جی میں کبھی ملاقات کی نوبت نہیں آئی تھی، کیونکہ گورو نانک جی جب بنارس گئے ہیں کبیر جی وفات پا چکے تھے۔ کبیر جی کی زندگی میں گورو جی کا بنارس جانا ثابت نہیں۔

بھگت کبیر جی کے کلام میں بعض ایسے شبد بھی موجود ہیں جن میں ہندی کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی الفاظ بھی استعمال کیے گئے ہیں جو اس زمانہ کی ریختہ کا نمونہ کہے جا سکتے ہیں جیسا کہ ذیل کے شبد سے ظاہر ہے:

راجہ رام توں ایسا
نربھو ترن تارن رام رائیا
جب ہم ہوتے تب تم ناہیں، اب تم ہو ہم ناہیں
اب ہم تم ایک بھئے ہیں ایکے دیکھت من پتی آہی
جب بدھ ہوتی تب بل کیسا اب بدھی بل نہ کھٹائی
کہ کبیر بدھ ہر لئی میری بدھ بدلی سدھ پائی
کھٹ نیم کر کوٹھڑی باندھی بست انوپ بیچ پائی
کنجی کلپھ (قفل) پران کر راکھے کرتے بار نہ لائی
اب من جاگت رہ رے بھائی
گابھل (غافل) ہوئے کے جنم گوائیو چور مسے گھر جائی
پنچ پہروآ در میں رہتے تن کا نہیں پتی آرا

چیت سچیت چت ہونے رہ تو لے پرگاس اجی آرا
نو گھر دیکھ جو کامنی بھولی بست انوپ نہ پائی
کہت کبیر نوے گھر مو سے دسویں تت سمائی

[گورو گرنتھ صاحب ورگ گوڑی کبیر ۳۳۹]

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر کبیر جی کا یہ شبد درج ہے :

وید کتب ابھترا (افتراء) بھائی دل کا فکر (پھکر) نہ جائے
ٹک دم کراری (قراری) جو کرو
ہاجر ہجور کھدائے (حاضر حضور خدائے)
بندے کھوج دل ھر روج (روز) نہ پھر پربسانی (پریشانی) ماھیں
ایہ جو دنیا سہر (سحر) میلا دستگیری ناھیں
دروگ (دروغ) پڑھ پڑھ کھسی (خوشی) ہوئے
بے کھبر (بے خبر) باد بکاھیں
ھک (حق) سچ کھالک (خالق) کھلک (خلق) میانے
سیام مورت ناھیں
اسمان لہنگ دریا گسل (غسل) کردن بود
کر پھکر (فقر) دائم لائے چسمے (چشمے) جہاں تہاں موجود
اللہ پاکنگ پاک ھے سک (شک) کروں جے دوسر ہوئے
کبیر کرم کریم کا اوہ کرے جانے سوئے

[گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ کبیر ص ۷۲۷]

کبیر جی کے اس شبد میں افترا ، دل ، فکر ، حاضر حضور ، خدا ، بندے ، ھر روز ، پریشانی ، دنیا ، سحر ، دستگیری ، دروغ ، خوشی ، بے خبر ، باد ، حق ، سچ ، خالق ، خلق ، دریا ، غسل ، کردن ، بود ، فقر ، دائم ، چشم ، موجود ، اللہ پاک ، شک ، کرم ، کریم وغیرہ الفاظ عربی اور فارسی زبان کے ھیں ۔ کبیر جی کا اپنے

کلام میں یہ الفاظ بکثرت استعمال کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ گو اس زمانے میں اردو زبان ابھی وجود میں نہیں آئی تھی تاہم اس کی داغ بیل پڑنی ضرور شروع تھی اور لوگ ہندی الفاظ کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی الفاظ بھی بکثرت استعمال کرنے لگے تھے ۔

اس سلسلہ میں کبیر جی کا ایک یہ شبد بھی پیش کیا جا سکتا ہے :

ایک کوٹ پنچ سکدارا پنچے مانگیں ہالہ (حالہ)
جمی (زمیں) نہیں کسی کی بوئی ایسا دین دکھالا
ہر کے لوگا مو کو نیت ڈسے پٹواری
اوپر بھجا کر میں گور پہ پکاریا تن ہوں لیا اباری
نو ڈاڈی دس منسف (منصف) دھاوہں رئیت (رعیت) بسن نہ دیہی
ڈوری پوری ماپے ناہیں بہ بستالا لیہی
بہتر گھر اک پورکھ سمایا ان دیا نام لکھائی
دھرم رائے کا دھپتر (دفتر) سودھیا باکی رجم (باقی رزم) نہ کائی
[گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی کبیر ۷۹۳]

کبیر جی کے اس شبد میں بھی زمین ، منصف ، رعیت ، دفتر ، باقی اور رزم وغیرہ الفاظ عربی اور فارسی زبان کے ہیں ۔

ایک اور مقام پر بھی کبیر جی نے بیان کیا ہے کہ :

امل (عمل) سرانو لیکھا دینا
آئے کٹھن دوت جم لینا
کیا تیں کھٹیا کہاں گوایا
چلہو ستاب (شتاب) دیبان بلایا
ہر پھرمان (فرمان) درگہ کا آیا
کروں ارداس گاو کچھ باکی (باقی)

لیؤ لبیر آج کی راتی
کچھ بھی کھرچ (خرچ) تمھارا ساروں
سبہ (صبح) نواج (نماز) سرائے گجاروں (گزاروں)
سادہ سنگ جاں کو ہر رنگ لاگا
دھن دھن سو جن پرکھ سبھاگا
ایت اوت جن سدا سہیلے
جنم پدارتھ جیت اولے
جگت سوپا جھنم گوایا
مال دھن جوریا بھیا پرایا
کہ کبیر تئی نر بھولے
کھسم (خصم) بسار ماٹی سنگ رولے

[گورو گرنتھ صاحب سوھی کبیر ۷۹۲]

ایک اور مقام پر کبیر جی کا یہ شبد درج ہے :

من کر مکہ کبلہ (قبلہ) کر دیہی
بولن ھار پرم گور ابھی
کہہ رے ملاں بانگ نواج (نماز)
ایک مسیت دسے درواج (درواز)
مسمل تاس بھرم کدوری (قدوری)
بھاکھ لے نیچے ہوئے سبوری (صبوری)
ھندو ترک کا ساھب (صاحب) ایک
کہ کرے ملاں کہ کرے سیکھ (شیخ)

[گورو گرنتھ صاحب]

کبیر جی کے اور بھی متعدد شبد ایسے ہیں جن میں ریختہ زبان کی جھلک ہے۔ ذیل میں ہم ان کے چند شبد اور درج کیے دیتے ہیں :

۱ - ہمرا جھگرا رہا نہ کوؤ
پنڈت ملاں چھاڈے دؤو
... ...
پنڈت ملاں جو کچھو لکھ دیا
چھاڈ چلے ہم کچھو نہ لیا
ردے اکھلاس (اخلاص) نرکھ لے میرا
آپ کھوج کھوج ملے کبیرا

[گورو گرنتھ صاحب بھیروں کبیر ۱۱۵۹]

۲ - سو ملاں جو من سیوں لرے
گور اپدیش نال سیوں جرے
کال پورکھ کا مردے مان
تس ملاں کو سدا سلام
ہے ہجور (حضور) کت دور بتاؤ
دندر بادھو سندر پاؤ -
کاجی (قاضی) سو جو کائیاں بیچارے
کائیاں کی اگن برم پرجارے
... ...
جوگی گورکھ گورکھ کرے
ھندو رام نام اچرے
مسلمان کا ایک خدائے
کبیر کا سوامی رہیا سمائے

۳ - ستر سے سالار ھیں جاں کے
سوا لاکھ پیکابر (پیغمبر) تاں کے
سیکھ (شیخ) جو کہئیے کوٹ اٹھاسی
چھپن کوٹ جاں کے کھیل کھلاسی (خیل خلاصی)

مو گریب (غریب) کی کو گجراوے (گزراوے)
مجلس دور مہل (محل) کو پاوے
تیتیس کروڑی ہے کھیل کھانہ (خیل خانہ)
چوراسی لکھ پھرے دیوانہ
بابا آدم کو کچھ ندر (نظر) دکھائی
ان بھی بھست (بہشت) گھنیری پائی
دل کھلہل (خلل) جاں کے جرد روبانی (زرد روبانی)
چھوڈ کیتب کرے سیتانی (شیطانی)
دنیا دوس (دوش) روس ہے لوئی
اپنا کیا پاوے سوئی
تم داتے ہم سدا بھکھاری
دیؤ جواب ہوئے بجگاری (بزہ‌گاری)
داس کبیر تیری پناہ سمانا
بھست (بہشت) نجیک (نزدیک) راکھ رھمانا (رحمانا)

[گورو گرنتھ صاحب بھیروں کبیر ص ۱۱۶۱]

۴ - اول اللہ نور اپایا کدرت (قدرت) کے سب بندے
ایک نور تے سب جگ اپجیا کون بھلے کو مندے
لوگا بھرم نہ بھولو بھائی
کھالک کھلک (خالق خلق) کھلک (خلق) میں کھالک (خالق)
پور رھیو سرب ٹھائی
ماٹی ایک انیک بھانت کر ساجی ساجن ھارے
نہ کچھ پوچ ماٹی کے بھانڈے نہ کچھ پوچ کمہارے
سب میں سچا ایکو سوئی تس کا کیا سب کچھ ھوئی
ھکم (حکم) پچھانے سو ایکو جانے بندہ کہیئے سوئی
اللہ الکھ نہ جائی لکھیا گور گڑ دینا میٹھا

کہہ کبیر میری سنکا ناسی سرب ترنجن ڈیٹھا

[گورو گرنتھ صاحب پربھاتی کبیر ص ۱۳۵۰]

۵ - اللہ ایک مسیت بست ہے اور ملک کس کیرا
ہندو مورت نام نواسی دوہ میں تت نہ ھیرا
اللہ رام جیؤں تیرے نائیں
تو کر مہراست (محرامت) سائیں
دکھن دیس ھری کا باسا پچھم اللہ مقاما
دل میں کھوج دلے دل کھوجو ایہی ٹھور مقاما
براھمن گیاس (غیاث) کرھے چوبیسا
کاجی ماہ رمجانا (قاضی ماہ رمضانا)
گیارہ ماس پاس کے راکھے ایکے ماھیں ندھانا
کہاں اڈیسے مجن کیا کیا مسیت سر نائیں
دل میں کپٹ نواج (نماز) گزارھیں کیا
ھج (حج) کابے (کعبہ) جائیں
اتنے اورت (عورت) مرداں ساجے ایہ سب روپ تمہارے
کبیر پونگرا رام اللہ کا سب گور پیر ہمارے

[گورو گرنتھ صاحب پربھاتی کبیر ص ۱۳۴۹]

۶ - جب ہم ایک ایکو کر جانیا
تب لوگا کاھے دکھ مانیا
ہم اپتہ اپنی پت کھوئی
ھمری کھوج پرو مت کوئی
ہم مندے مندے من ماھی
سانجھ پات کاھو سیوں ناھی
پت اپتہ تاں کی نہیں لاج
تب جانوگے جب اگھرے گو پاج
کہ کبیر پت ھر پروان

سرب تیاگ بھج کیول نام
[گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۲۷]

۷ - نگن پھرت جو پائیے جوگ
بن کا مرگ مکت سب هوگ
کیا ناگے کیا باندھے چام
جب نہیں چنیس آتم رام
[گوروگرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۲۴]

۸ - گربھ واس میں کل نہیں جاتی
برہم بندتے سب اتپاتی
که رے پنڈت بامن کب کے هوئے
براهمن که که جنم مت کھوئے
جو تو براهمن براهمنی جایا
تو آن باٹ کاهے نہیں آیا
تم کت براهن ہم کت سود
ہم کت لہو تم کت دودھ
که کبیر جو برہم بیچارے
سو براهمن کہیئت هے همارے
[گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی ص ۳۲۴]

۹ - ایسے اچرج دیکھیو کبیر
ددھ کے بھولے برولے نیر
هری انگوری گدھا چرے
نت اٹھ هاسے هینگے مرے
[گورو گرنتھ صاحب راگ گوری کبیر ص ۳۲۶]

۱۰ - چوآ چندن مردن انگا
سوتن جلے کاٹھ کے سنگا

اس تن دھن کی کون بڑائی
دھرن پرے اروار نہ جائی
رات جے سوویں دن کریں کام
اک کھن لیں نہ ہر کو نام
ھاتھ تاں ڈور مکھ کھائیو تمبور
مرتی بار کس باندھیو چور
کہت کبیر چیت رے اندھا
ست رام جھوٹا سب دھندا

[گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۲۶]

۱۱ - تن من دھن گرہ سونپ سریر
سوئی سوھاگن کہے کبیر

[گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۲۸]

۱۲ - سکھ مانگت دکھ آگے آوے
سو سکھ ھمھوں نہ مانگیا بھاوے

[گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۳۵]

۱۳ - کون کو پوت پتا کو کا کو
کون مرے کو دے سنتاپو
ہر ٹھگ جگ کو ٹھگوری لائی
ہر کے بیوگ کیسے جیوں میری مائی

....

کہ کبیر ٹھگ سوں من مانیا
گئی ٹھگوری ٹھگ پہچانیا

[گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۳۱]

۱۴ - ہر جس سنیں نہ ہر جس گاویں

باتن ھی آسمان گراویں
آپ گئے اورن ھوں کھوویں
آگ لگائے مندر میں سوویں
اورن ھست آپ ھیں کانے
تن کر دیکھ کبیر لجانے

[گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۳۲]

۱۵ - پھرمان (فرمان) تیرا سرے اوپر پھر نہ کرت بیچار
تو ھی دریا تو ھی کریا تجھے تے نستار
بندے بندگی اکھتیار (اختیار)
ساھب (صاحب) روس دھروں کہ پیار
نام تیرا آدھار میرا جیوں پھول جنی ھے نار
کہ کبیر گلام (غلام) گھر کا جیائے بھاویں مار

[گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۳۸]

۱۶ - جب ھم ھوتے تم ناھیں اب تم ھو ھم ناھیں
اب ھم تم ایک بھئے ھیں ایکے دیکھت من ہتی آھیں

[گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۳۹]

۱۷ - ترک تریکت (طریقت) جانیئے ھندو وید پوران
من سمجھاون کارنے کچھوا ک پڑھیئے گیان

[گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۴۰]

۱۸ - لنکا سا کوٹ سمند سی کھائی
نہ راون گھر کھبر (خبر) نہ پائی
کیا مانگوں کچھ تھر نہ رھائی
دیکھت نین چلیو جگ جائی
اک لکھ پوت سوا لکھ ناتی (ناطی)

نہ راون گھر دیا نہ باتی

[گورو گرنتھ صاحب آسا کبیر ص ۴۸۱]

۱۹ - بھوکھے بھگت نہ کیجے
یہ مالا اپنی لیجے
ہوں مانگوں سنتن رینا
میں ناھیں کسی کا دینا
مادھو کیسی بنے تم سنگے
آپ نہ دیو تو لیؤں منگے
دو سیر مانگوں چونا
پاؤ گھی سنگ لونا
ادھ سیر مانگوں دالے
موکو دونوں وکت (وقت) جیوالے
کھاٹ مانگوں چوپائی
سرھانا اور تلائی
اوپر کو مانگوں کھیندھا
تیری بھگت کرے جن تھیندا
میں ناھی کیتا لبو
اک نام تیرا میں پھبو
کہ کبیر من مانیا
من مانیا تاں ہر جانیا

[گورو گرنتھ صاحب سورٹھ کبیر ص ۶۵۶]

۲۰ - درماندے ٹھاڈے دربار
تجھ بن سرت کرے کو میری درسن (درشن) دیجیے کھول کواڑ

۲۱ - تو میرو میر پرات سوامی اوٹ گہی میں تیری
تم نہ ڈولو نہ ھم گرتے رکھ لینی ہر میری

اب ، تب ، جب ، کب ، توھی توھی
ہم تو پرساد سکھی سد ھی
[گورو گرنتھ صاحب رام کلی کبیر ص ۹٦۹]

۲۲ - کبیر سب تے ہم برے ہم تج بھلو سب کوئے
جن ایسا کر جانیا میت ہمارا سوئے
[گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر ص ۱۳٦۴]

۲۳ - کبیر لوٹنا ھے تو لوٹ لے رام نام ھے لوٹ
پھر پاچھے پچھوتاؤ گے جب پران جائیں گے چھوٹ

۲۴ - کبیر جور (زور) کیا سو جلم (ظلم) ھے لے جواب کھدائے (خدائے)
دپھتر (دفتر) لیکھا نیکسے مار سوھیں منہ کھائے

۴ - بھگت روداس جی کا کلام

گورو گرنتھ صاحب میں جن بھگتوں کے نام سے کلام درج ہے ان میں بھگت روداس جی بھی شامل ہیں - آپ کا تعلق چمار قوم سے تھا جو ہندوؤں میں چار ورنوں سے باہر اور شودروں سے بھی ادنیٰ ہے - آپ نے اپنے اس تعلق کو ظاہر کرنے میں تامل سے ذرا بھی کام نہیں لیا بلکہ اپنے نام کے ساتھ ہی چمار کا لفظ استعمال کیا ہے -

آپ بنارس کے ارد گرد کہیں پیدا ہوئے تھے - آپ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں ودوانوں کی رائیں مختلف ہیں البتہ آپ کو بھگت کبیر جی کا ہم عصر تسلیم کیا جاتا ہے - آپ کے گورو اور مرشد گوسائیں راما نند جی تھے - مشہور کانگرسی لیڈر مسٹر کے ایم منشی کے نزدیک گورو نانک جی آپ کے مرید تھے - لوگوں نے آپ کی طرف بعض کرامتیں بھی منسوب کر رکھی ہیں - جھالا بار کی رانی آپ کے مریدوں میں سے تھی اس وجہ سے آپ کو کافی شہرت حاصل ہوئی - چماروں میں سے جو لوگ آپ کے عقیدت مند ہیں وہ " روداسیے " کہلاتے ہیں اور اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں - گورو گرنتھ صاحب میں روداس جی کے چالیس شبد موجود ہیں -

بھگت روداس جی نے اپنے کلام میں ہندی کے ساتھ فارسی اور عربی کے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں - آپ کے ان شبدوں کو اس زمانے کی ریختہ کا نمونہ کہا جا سکتا ہے جو ہندی اور اردو کی درمیانی کڑی

ہے اور بعد کو اردو کی مستقل شکل اختیار کر گئی۔ آپ فرماتے ہیں :

بے گم (بے غم) پورہ سہر (شہر) کو ناؤں
دوکھ اندوہ نہیں نہ ٹھاؤں
نہ تسویس کھراج (تشویش خراج) نہ مال
کھوپھ نہ کھتا (خوف نہ خطا) ترس نہ جوال (زوال)
اب موہے کھوب (خوب) وتن (وطن) گہ پائی
اوہاں کھیر (خیر) سدا میرے بھائی
کائم دائم (قائم دائم) سدا پاتساھی (پاتشاھی)
دوم نہ سیم (سوم) ایک سو آھی
ابادان سدا مسہور (مشہور)
اوہاں گنی (غنی) بسیں ماسور (معمور)
تیوں تیوں سیل کریں جیوں بھاوے
مہرم مہل (محرم محل) نہ کو اٹکاوے
کہ روداس کھلاس (خلاص) چمارا
جو ہم سہری (شہری) سو میت ہمارا

[گورو گرنتھ صاحب گوڑی روداس ص ۳۴۵]

بھگت روداس جی کے اس شبد میں بے غم پورہ ، شہر ، تشویش ، خراج ، مال ، خوف ، خطا ، ترس ، زوال ، خوب ، وطن ، خیر ، قائم دائم ، پاتشاھی ، دوم ، سیم (سوم) ، ابادان ، مشہور ، غنی ، معمور ، محرم اور محل وغیرہ الفاظ فارسی اور عربی کے ہیں ۔ ہندی شاعری میں ان الفاظ کا استعمال ہند میں اردو زبان کی بنیاد رکھے جانے اور ہندی اور اردو کی درمیانی کڑی کا پتا دیتا ہے ۔

بھگت روداس جی نے اپنے کلام میں اور بھی کہیں کہیں فارسی اور عربی کے الفاظ استعمال کیے ہیں ۔ ذیل میں ہم ان کے بعض نمونے

پیش کرتے ھیں :

۱ - تم چندن ہم ارنڈ باپ رے سنگ تمھارے باسا
نیچ روکھ تے آوچ بھئے ھیں گندھ سو گندھ نواسا

....

تم مکھتول (مختول) سپید سپیٹل ہم بپرے جس کیرا
ست سنگت مل رھیئے مادھو مدھوپ مکھیرا
جاتی اوچھی پاتی اوچھی اوچھا جنم ھمارا
راجہ رام کی سیو نہ کینی کہ روداس چمارا

[گورو گرنتھ صاحب ص ۳۸۶]

۲ - جب ہم ھوتے تب تو ناھیں اب توھی میں ناھیں
انل اگم جیسے ہرئیو ددھ جل کیول جل ماہیں

[گورو گرنتھ صاحب سورٹھ روداس ص ۶۵۷]

۳ - جو ہم باندھے موہ پھاس میں ہم پریم بندھن تم باندھے
اپنے چھوٹن کو جتن کرو ہم چھوٹے تم ارادھے

[گورو گرنتھ صاحب سورٹھ روداس ص ۶۵۸]

۴ - جو تم گرور تو ہم مورا
جو تم چند تو ہم بھئے ہے چکورا
مادھو تم نہ تورو ہم نہیں توریں
تم سیوں تور کون سیوں جوریں
جو تم دیورا تو ہم باتی
جو تم تیرتھ تو ہم جاتی
ساچی پریت ہم تم سیوں جوری
تم سیوں جور اور سنگ توری
جہ جہ جاؤں تہاں تیری سیوا

تم سوں ٹھاکر اور نہ دیوا

[گورو گرنتھ صاحب سورٹھ روداس ص ۶۵۸]

۵ ۔ ماٹی کو پترا کیسے نچت ہے
دیکھے دیکھے سنے بولے دوریو بھرت ہے
....
جب کچھ پاوے تب گرب کرت ہے
مائیا گئی تب رون لگت ہے

[گورو گرنتھ صاحب آسا روداس ص ۴۸۷]

۶ ۔ سہ (شہ) کی سار سوھاگن جانے
تج ابھمان سکھ رلیاں مانے
....
سوکت جانے پیر پرائی
جاں کے اندر درد نہ پائی
دکھی دوھاگن دوئے پکھ ھینی
جن ناہ نرنتر بھگت نہ کینی
پرسلات (پل صراط) کا پنتھ دوھیلا
سنگ نہ ساتھی گون اکیلا
دکھیا درد وند در آیا
بہت پیاس جواب نہ پایا
کہ روداس سرن پربھ تیری
جیوں جانو تیوں کرگت میری

[گورو گرنتھ صاحب راگ سوھی روداس ص ۷۹۳]

۷ ۔ ناتھ کچھوآ نہ جانو
من مایا کے ھاتھ بکانو
تم کہیئت ھو جگت گور سوامی
ھم کہیئت کل جگ کے کامی

ان پنچن میرو من جو بگاریو
پل پل ہر جی کے انتر پاریو
جت دکھیو تت دکھ کی راسی
اجوں نہ پتانے نگم بھئے ساکھی

....

کہ روداس کیا کیسے کیجے
بن رگھوناتھ سرن کا کی لیجے

[راگ جیتسری روداس ص ۷۱۰]

۸ ۔ اونچے مندر سال رسوئی
ایک گھری پھن رہن نہ ہوئی
ایہ تن ایسا جیسے گھاس کی ٹاٹی
جل گیو گھاس رل گیؤ ماٹی
بھائی بندھ کٹنب سہیرا
گھر کی نار ارھے تن لاگی
اوہ تو بھوت بھوت کر بھاگی
کہ روداس سبھے جگ لوٹیا
ہم تو ایک رام کہ چھوٹیا

[گورو گرنتھ صاحب راگ سوھی روداس ص ۷۹۴]

۹ ۔ ھمرا کہا کرے سنسار
سٹی ذات ہوئے دربار

[گورو گرنتھ صاحب راگ گونڈ روداس ص ۸۷۵]

۱۰ ۔ ایسی لال تجھ بن کون کرے
گریب نواج (غریب نواز) گو سائیں میرا ماتھے چھتر دھرے

... ...

نیچوں اوچ کرے میرا گوبند کاھو تے نہ ڈرے
[گورو گرنتھ صاحب مارو روداس ص ۱۱۰۴]

۱۱ - پھل کارن پھولی بن رائے
پھل لاگا تب پھول بلائے
[گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں روداس ص ۱۱۶۷]

۱۲ - کہ روداس پھیؤ جب لیکھو
جوئی جوئی کینو سوئی سوئی دیکھو
[گورو گرنتھ صاحب راگ بلاول روداس ص ۱۲۹۳]

۱۳ - پنڈت سور چھتر پت راجہ
بھگت برابر اور نہ کوئے
[گورو گرنتھ صاحب راگ بلاول روداس ص ۸۵۸]

۵ - گورو نانک جی کا کلام

سکھ لوگ گورو نانک جی کو اپنے مذہب کا بانی اور اپنا پہلا گورو تسلیم کرتے ہیں - آپ کی پیدائش ۱۵۲۶ بکرمی (۱۴۶۹ء) میں ہوئی تھی - آپ کی تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش کے بارے میں سکھ مؤرخین کے مختلف نظریات ہیں ، بعض کے نزدیک آپ کاتک شدی پورن ماشی کو پیدا ہوئے تھے اور بعض کے نزدیک آپ کی پیدائش بیساکھی کے دن ہوئی تھی - اسی طرح بعض کا خیال ہے کہ آپ رائے بھوئے کی تلونڈی میں پیدا ہوئے تھے جسے آج کل ننکانہ صاحب کہتے ہیں - مگر بعض کا خیال ہے کہ آپ اپنے ننھیال میں پیدا ہوئے تھے اسی نسبت سے آپ کا نام نانک تجویز کیا گیا جس کے معنی ہیں نانکے (ننھیال) میں پیدا ہونے والا -

گورو جی کی زندگی کا بیشتر حصہ سفروں میں گزرا ہے - آپ کے یہ سفر سکھ کتب میں چار یا پانچ اداسیوں میں تقسیم کیے گئے ہیں - آپ نے اسلامی ممالک کا سفر بھی کیا تھا - مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ بھی گئے تھے اور مکہ معظمہ میں تو آپ نے ایک سال قیام کیا تھا -

آپ نے اپنے بچپن میں فارسی کی ابتدائی تعلیم میر سید حسن صاحب سے حاصل کی تھی اور بعد ازاں قرآن شریف اور دوسری اسلامی کتب کا بھی مطالعہ کیا تھا - آپ ایک بت پرست اور مشرک قوم میں پیدا

ھونے کے باوجود توحید کے پرستار تھے۔ آپ کی وفات ۱۵۹۶-۹۷ بکرمی (۴۰-۱۵۳۹ء) میں دریائے راوی کے کنارے موضع کرتارپور (پاکستان) میں ھوئی تھی۔ یہ گاؤں آپ نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں آباد کیا تھا۔

تمام سکھ مؤرخین اس امر میں متفق ھیں کہ جب آپ کی وفات ھوئی تو مسلمانوں نے آپ کی لاش اسلامی طریق پر دفن کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ایک مشہور فارسی مصنف نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ھے کہ:

> سبب کشیدگی لاش و باعث مخاصمہ اھل اسلام ایں بود کہ بابا مشار الیہ متصل مکان مسکونہ مسجد بنا کرد و امام برائے مسجد مقرر نمود و چوں مسلمانان برای نماز مشغول می شد (۱)۔"

گورو گرنتھ صاحب میں آپ کا کلام بھی درج ھے۔ وہ تمام بھگت صاحبان اور سکھ گورو صاحبان کے کلام پر مقدم کیا گیا ھے، دوسرے لوگوں کا کلام آپ کے کلام کے بعد درج کیا گیا ھے۔ گورو صاحب کے کلام کا بیشتر حصہ ایسی زبان پر مشتمل ھے جس پر پنجابی اثر غالب اور نمایاں ھے۔ تاھم ان کے کلام میں ریختہ زبان کے بھی بعض شبد ملتے ھیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک جی کے نام سے بہت سے شبد اور شلوک درج ھیں۔

ذیل میں ھم گورو نانک جی کے کلام سے بعض ایسے شبد پیش کیے دیتے ھیں جن میں ھندی، عربی اور فارسی کے الفاظ استعمال کیے گئے ھیں۔ اسے اس زمانہ کی ریختہ کا نمونہ قرار دیا جا سکتا ھے۔ راگ تلنگ میں آپ کا یہ شبد درج ھے:

۱۔ عبرت نامہ ص ۱۶۱۔

یک ارج (عرض) گپھتم (گفتم) پیس تو (پیش تو)
در گوس (گوش) کن کرتار
ھکا (حقا) کبیر کریم تو بے ایب (بے عیب) پرودگار (پروردگار)
دنیا مکام پھانی (مقام فانی) تہکیک (تحقیق) دل دانی
مم سر موئے اجرائیل (عزرائیل) گرپھتہ (گرفتہ) دل ھیچم نہ دانی
جن (زن) پسر پدر برادراں کس نیس دستنگیر (دستگیر)
آخر بیپھتم (بیفتم) کس نہ دارد چوں سود (شود) تکبیر
سب روج (شب روز) گستم (گشتم) در ھوا
کردیم بدی کھیال (خیال)
گاھے نہ نیکی کار کردم مم ایں چنی اھوال (احوال)
بد بکھت (بد بخت) ھم چوں بکھیل گاپھل (بخیل غافل)
بے نجر (بے نظر) بے باک
نانک بگوید جن ترا تیرے چاکراں پا کھاک (خاک)
[گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ص ۷۲۱]

گورو نانک جی نے اس شبد میں عربی اور فارسی کے الفاظ بکثرت استعمال کیے ھیں ۔ مشہور سکھ سکالر پروفیسر تیجا سنگھ جی نے بیان کیا ھے کہ گورو نانک جی کے اس شبد کی زبان ھندی اور اردو کی درمیانی کڑی (ریختہ) ھے ۔

گورو نانک جی کے کلام میں اور بھی متعدد ایسے شبد ھیں جن میں آپ نے ھندی ، عربی اور فارسی کے الفاظ استعمال کیے ھیں ۔ ذیل میں ھم چند اور نمونے پیش کیے دیتے ھیں :

۱ ۔ جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار
تو سدا سلامت نرنکار
[گورو گرنتھ صاحب ص ۴]

۲ ۔ بابا اللہ اگم اپار

پاکی نائیں پاک تھائیں سچا پرودگار (پروردگار)

....

پیر پیکامبر (پیغمبر) سالک سادک (صادق)
سہدے (شہدے) اور سہید (شہید)
سیکھ مسائک (شیخ مشائخ) کاجی (قاضی) ملاں
در درویس رسید (درویش رشید)
برکت تن کو اگلی پڑھدے رہن درود

[گورو گرنتھ صاحب ص ۵۳]

۳ ۔ مکام (مقام) کر گھر بیسنا نت چلنے کی دھوکھ
مکام (مقام) تاں پر جانیئے جاں رہے نہچل لوک
دنیا کیس مکامے (مقامے)
کر سدک (صدق) کرنی کھرچ (خرچ) باندھو لاگ رہو نامے
جوگی تاں آسن کر بہے ملاں بہے مکام (مقام)
پنڈت وکھانے پوتھیاں سدھ بہن دیو ستھان
سر سدھ گن گندھرب منی جن سیکھ (شیخ) پیر سالار
در کوچ کوچا کر گئے اور بھی چلن ہار
سلتان کھان (سلطان خان) ملوک امرے (امرا) گئے کر کر کوچ
گھڑی مہت کہ چلنا دل سمجھ توں بھی پہوچ

....

اللہ الکھ اگم کادر (قادر) کرن ہار کریم
سب دنی آون جاونی مکام (مقام) ایک رہیم (رحیم)
مکام (مقام) تس نوں آکھیئے جس سس نہ ہووی لیکھ
آسمان دھرتی چلسی مکام (مقام) اوھی ایک
دن رو چلے نس سس چلے تارکا لکھ پلوئے
مکام (مقام) اوھی ایک ہے نانکا سچ بگوئے

[گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ص ۶۴]

۴ - مہر مسیت سدک مسلا (صدق مصلے)
ھک ھلال (حق حلال) کران (قران)
سرم (شرم) سنت سیل روجھ (روزہ) ھوھو مسلمان
کرنی کابا (کعبہ) سچ پیر کلما (کلمہ) کرم نواج (نماز)
تسبیہ (تسبیح) ساتس بھاوسی نانک رکھے لاج
[گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ محلہ ۱ ص ۱۴۰]

۵ - مسلمان کہاون مسکل (مشکل) جاں ھوئے تاں مسلمان کہاوے
اول اول دین کر مٹھا مسکل (مشکل) مانا مال مساوے
ھوئے مسلم دین مہانے مرن جیون کا بھرم چکاوے
رب کی رجائے (رضائے) منے سر اوپر کرتا منے آپ گواوے
تو نانک سرب جیاں میں مہرمت ھوئے تاں مسلمان کہاوے
[گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ محلہ ۱ ص ۱۴۱]

۶ - راجے رئیت (رعیت) سکدار (شکدار) کوئے نہ رھسی او
ھٹ پٹن باجار (بازار) ھکمی (حکمی) ڈھسی او
پکے بنک دوار مورکھ جانے آپنے
درب بھرے بھنڈار ریتے اک کھنے
تاجی (تازی) رکھ تکھار (تخار) ھاتھی پا کھرے (پاخرے)
با گ (باغ) ملکھ (ملک) گھر بار کتھے سے آپنے
تمبو پلنگ نوار سرائچے لالتی
نانک سچ داتار سنا کھت (شناخت) کدرتی (قدرتی)
[گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ محلہ ۱ ص ۱۴۱]

۷ - ھک (حق) پرایا نانکا اس سؤر اس گائے
گور پیر ھامہ (حامہ) تاں بھرے جاں مردار نہ کھائے
گلیں بھست (بہشت) نہ جائیے چھوٹے سچ کمائے
مارن پاہ ھرام (حرام) میں ھوئے ھلال (حلال) نہ جائے

نانک گلیں کوڑی‌ئی کوڑ پلے پائے

پنج نماجاں وکھت (نمازاں وقت) پنج پنجے پنجاں ناؤں

پہلا سچ ھلال (حلال) دوئے تیجی کھیر کھدائے (خیر خدائے)

چوتھی نیت راس من پنجویں سپھت سنائے (صفت ثنائے)

کرنی کلما (کلمہ) آکھ کے تاں مسلمان سدائے

[گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ محلہ ۱ ص ۱۴۱]

۸ - بدپھیلی گیبانا کھسم (بدفعلی غائبانہ خصم) نہ جانئی

سو کہیے دیوانہ آپ نہ پچھانئی

کلہے بری سنسار وادے کھپیئے

بن ناویں وبکار بھرمے پچیئے

راہ دوویں اک جانے سوئی سجھسی

کپھر (کفر) گوکپھرانے (کفرانے) پیا دجھسی

سب دنیا سبہان (سبحان) سچ سمائیے

سمجھے در دیوان آپ گوائیے

[گوروگرنتھ صاحب وار ماجھ ص ۱۴۲]

۹ - سچے کی سرکار جگ جگ جانیئے

ھکم (حکم) منے سردار در دربانیئے

پھرمانی (فرمانی) ھے کار کھسم (خصم) پٹھایا

تبل باج (طبل باز) بیچار سبد (شبد) سنایا

اک ھوئے اسوار اکناں ساکھتی (ساختی)

اکناں بدھے بھار اکناں تاکھتی (تاختی)

[گوروگرنتھ صاحب وار ماجھ محلہ ۱ ص ۱۴۲]

۱۰ - ھم جیر جمیں (زیر زمیں) دنیا پیرا مسائکا (مشائخا) رائیا

سے رود بادساہ (بادشاہ) ابھجوں کھدائے (افزوں خدائے)

ایک توھی ایک توھی

نہ دیو دانوا نرا
نہ سدھ سادھکا دھرا
است ایک دگر کوئی
ایک توئی ایک توئی
دادے دھند آدمی
نہ سپت جیر جمیں (زیر زمیں)
است ایک دگر کوئی
ایک توئی ایک توئی

....

نہ رجک (رزق) دست آں کسے
هما را (همه را) ایک آس وسے
است ایک دگر کوئی
ایک توئی ایک توئی
پرندۂ نہ گرہ جر (زر)
درکھت (درخت) آب آس کر
دھند سوئی
ایک توئی ایک توئی

[گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ محلہ ۱ ص ۱۴۴]

۱۱ - سچا تیرا ھکم (حکم) گور موکھی جانیا
گورمتی آپ گوائے سچ پچھانیا
سچ تیرا دربار سبد (شبد) نیسانیا (نشانیاں)
سچا سبد (شبد) ویچار سچ سمانیا
من مکھ سدا کوڑیار بھرم بھولانیا
وسٹا اندر واس ساد نہ جانیا
ون ناویں دکھ پائے آون جانیا

نانک پارکھ آپ جن کھوٹا کھرا پچھانیا
سیہاں (شیہاں) باجاں (بازاں) چرگاں کوهیاں اینان کھوالے گھاہ
گھاهو کھان تناں ماس کھوالے ایہ چلائے راہ
ندیاں وچ ٹبے دیکھالے تھلیں کرے اسگاہ
کیڑا تھاپ دے پاتساهی (پاتشاهی) لسکر (لشکر) کرے سواہ
جیتے جی جیوهے لے ساها جیوالے تا کہ اساہ

[گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ کی دار ص ۱۴۴]

چوهدری راجے نہیں کسے مکام (مقام)
ساہ (شاہ) مریں سنچے مایا دام
میں دهن دیجیے هر امرت نام
ریت (رعیت) مہر مکدم (مقدم) سکدارے (شکدارے)
نہچل کوئے نہ دسے سنسارے
اپهربو کال کوڑ سر مارے
نہچل ایک سچا سچ سوئی
جنی کر ساجی تنہے سب گوئی
اوہ گورموکھ جاپے تاں پت هوئی
کاجی (قاضی) سیکھ (شیخ) بھیکھ پکھیرا (فقیرا)
وڈے کہاوے هومیں تن پیرا
کال نہ چھوڈے بن ست گور کی دهیرا

[گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ص ۲۲۷]

۱۳ - مانس مورت نانک نام
کرنی کتا در پهرمان (فرمان)
گور پرسادی جانے میہان
تاں کچھ پاوے درگاہ مان

[گورو گرنتھ صاحب راگ آسا ص ۳۵۰]

۱۴ - جے کو درگہ بھتا بولے ناؤں ہولے باجاری (بازاری)
ستربخ باجی (شطرنج بازی) ہکے ناہیں کچی آوے ساری
[گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ ص ۳۵۹]

۱۵ - ھکم رجائی سا کھتی (حکم رضائی ساختی) درگہ سچ کبول (قبول)
ساھب (صاحب) لیکھا منگسی دنیا دیکھ نہ بھول
دل دروانی جو کرے درویسی (درویشی) دل راس
اسک مہبت (عشق محبت) نانکا لیکھا کرتے پاس
[گورو گرنتھ صاحب مارو کی وار محلہ ۱ ص ۱۰۹۰]

۱۶ - کہاں سو کھیل تبیلا (طویلہ) گھوڑے کہاں بھیری سہنائی (شہنائی)
کہاں سو تیگ بند (تیغ بند) گاڈیرڑ کہاں سو لال کوائی (قبائی)
کہاں سو آرسیاں منہ بنکے ایتھے دسہے ناھی
ایہ جگ تیرا تو گوسائیں
ایک گھڑی میں تھاپ اتھاپے جر (زر) ونڈ دیوے بھائی
کہاں سو گھر در منڈپ مہلا (محلہ) کہاں بنک سرائی
کہاں سو سیج سکھالی کامنی جس ویکھ نیند نہ پائی
کہاں سو پان تنبولی ھرماں (حرماں) ہویاں چھائی مائی
اس جر (رز) کارن گھنی وگوتی ان جر (زر) گھنی کھوائی (خواری)
پاپاں باجھوں ہووے ناھی مویاں ساتھ نہ جائی
جس نوں آپ کھوائے کرتا کھس لیے چنگیائی
کوٹی ہوں پیر ورج رھائے جاں میر سنیا دھایا
تھان مکام (مقام) جلے بج مندر مچھ مچھ کوئر رلایا
کوئی مغل نہ ہؤا اندھا کنے نہ پرچا لائیا
مغل پٹھاناں بھئی لڑائی رن میں تیگ (تیغ) وگائی
اونی تپک تان چلائی اونی ھست چڑھائی
جن کی چیری درگہ پائی تناں مرنا بھائی
اک ھندوانی اور ترکانی بھٹیانی ٹھکرانی

اکناں پیرن (پیراھن) سر کھرہائے اکناں واس مسانی
جن کے بنکے گھریں نہ آیا تن کیوں رہن وھانی
آپے کرے کرائے کرتا کس نو آکھ سنائیے
دکھ سکھ تیرے بھانے ہووے کستھے جائے رو آئیے
ھکمی (حکمی) ھکم (حکم) چلائے وگسے نانک لکھیا چائیے

[گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ۱ ص ۱۸۰ - ۲۱۷]

۱۷ - نانک دنیا کیسی ہوئی
سالک مت نہ رہیو کوئی
بھائی بندھی ھیت چکایا
دنیا کارن دین گوایا

[گورو گرنتھ صاحب واراں تے دوھیک ص ۱۴۳۰]

۱۸ - نانک آکھے رے منا سنیئے مکھ سہی
لیکھا رب منگیسیا بیٹھا کڈھ وہی
تلباں (طلباں) ہوسن آکیاں باکی (عاقیاں باقی) جنہاں رہی
اجرائیل پھریستہ (عزرائیل فرشتہ) ھوسی آئے تہی
آون جان نہ سوجھئی بھیڑی گلی بھہی
کوڑ نکھوٹے نانکا اوڑک سچ رہی

[گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی وار محلہ۱ ص ۹۵۳]

سوئی جند چڑھے سے تارے سوئی دن ار تپت رہے
سا دھرتی سو پون جھلارے جگ جی کھیلے تھاو کیسے
جیون تلب (طلب) نوار
ہووے پروانا کرے دھنگانا کل لکھن وبہار
کتے دیس نہ آنیا سنیئے تیرتھ پاس نہ بیٹھا
داتا دان کرے تا ناھیں مہل (محل) اسار نہ بیٹھا
جے کوست کرے سو چھیجے تپ گھر تپ نہ ہوئی

جے کو ناؤں لئے بدناوی (بدنامی) کل کے لکھن اینی
جس سکداری تسے کھواری (خواری) چاکر کھیے ڈرنا
جاں سکدارے ہوے جنجیری (زنجیری) تاں چاکر ہتھوں مرنا
آکھ گنا کل آئیے
نہ جگ کیرا رھیا تپاوس (تنحص) جے گن دے تاں پائیے
کل کل والی سرا (شرع) نبیڑی کاجی (قاضی) کرسنا (کرشنا) ھؤا
بانی برھما بید اتھربن کرنی کیرت لہیا
پت ون پوجا ست ون سنجم جت ون کاھے جنیؤ
ناوھو دھوھو تلک چڑھاوھو سچ ون سوچ نہ ھوئی
کل پروان کتیب کران (قران)
پوتھی پنڈت رھے پوران
نانک ناؤں بھیا رھمان (رحمان)
کر کرتا تو ایکو جان
نانک نام ملے وڈیائی ایدوں اوپر کرم نہی
جے گھر ہوندے منگن جائیے پھیر اولامہ ملے نہی
[گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۱ ص ۳-۹۰۲]

۱۸ - کاچی سودبی توٹا آوے
گور مکھ ونج کرے پربھ بھاوے
پونجی سابت (ثابت) راس سلامت چوکا جم کا پھاھا ھے
... ...
اوڑ نہ کتھنے سبھت (صفت) سجائی
جیوں تدھ بھاوے رہیں رجائی (رضائی)
درگہ پیدھے جاں سوھیلے ھکم (حکم) سچے پاتساھا ھے (پاتشاھا ھے)
[گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۱ ۳۳-۲۳-۱۰]

۱۹ - چلمل بسیار دنیا پھانی (فانی)

کالو بے اکل (قالو بے عقل) من گور نہ مانی
من کین کترین تو درباؤ کھدایا (خدایا)
ایک چیج (چیز) مجھے دے اور جہر (زہر) چیج (چیز) نہ بھایا
پراب (پورآب) درکھام (خام) کوجے (کوزے)
ھکمت کھدایا (حکمت خدایا)
من توانا توں کدرتیں (قدرتیں) آیا
سگ نانک دیبان مستانہ نت چڑھے سوایا
آتس (آتش) دنیا کھنک (خنک) نام کھدایا (خدایا)
[گورو گرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ۱ ص ۱۲۹۱]

۷ - نانک چنتا مت کرو چنتا تس ھی ھوئے
جل میں جنت اپائین تناں بھی روجی (روزی) دے
اوتھے ھٹ نہ چلئی نہ کو کرس کرے
سودا مول نہ ھووئی نہ کو لے نہ دے
[گورو گرنتھ صاحب رام کلی کی وار شلوک محلہ۲ ص ۹۵۵]

۸ - تس سیوں کیسا بولنا جے آپے جانے جان
چیری جاں کی نہ پھرے ساھب (صاحب) سو پروان
چیری جسکی چلنا میر ملک سلار
جو تس بھاوے نانکا سائی بھلی کار
... ...
سپھت (صفت) جنھاں کو بکھسیئے (بخشیئے) سیئی ہوئے دار
کنجی جن کو دتیا تنھاں ملے بھنڈار
[گورو گرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ۲ ص ۱۲۳۹]

۹ - جیسا کرے کہاوے ایسا ایسی بنی جرورت (ضرورت)
ھووے لنگ جھنگ نہ ھووے ایسی کہیے سورت (صورت)
جے اوس اچھے سو بھل پائے تاں نانک کہیے مورت
[گورو گرنتھ صاحب وارسا رنگ شلوک محلہ۲ ص ۱۲۴۵]

٦ - گورو اِنگد جی کا کلام

گورو انگد جی سکھوں کے دوسرے گورو ہوئے ہیں - آپ کا پہلا نام بھائی لہنا جی تھا - آپ کی پیدائش ۱۵۶۱ بکرمی (۱۵۰۴ء) میں موضع متے کی سرائے ضلع فیروز پور میں ہوئی تھی - آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی بھائی پھیرو مل تھا جو اپنے علاقہ کے مشہور تاجر تھے - گورو انگد جی کی ابتدائی زندگی عام ہندوؤں کی طرح بسر ہوئی تھی - سکھ مؤرخین کو مسلم ہے کہ آپ گورو نانک جی سے ملنے سے قبل ہر سال سنگ لے کر دیوی کی یاترا کے لیے جایا کرتے تھے - ۱۵۸۹ بکرمی مطابق (۱۵۳۲ء) میں آپ سنگ کے ساتھ یاترا کے لیے جا رہے تھے کہ راستے میں گورو نانک جی سے ملاقات ہو گئی - اس کے بعد آپ گورو نانک جی کے ہو گئے اور بقیہ زندگی ان کی خدمت کے لیے وقف کر دی - گورو نانک جی نے ان کی اطاعت گزاری اور بے لوث خدمت سے خوش ہو کر انہیں اپنا جانشین مقرر کر دیا اور بھائی لہنا جی سے گورو انگد بنا دیا - گورو جی کے بیٹوں سری چند اور لچھمی چند کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور وہ دونوں بھائی گورو انگد جی کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے - گورو نانک جی نے گورو انگد جی کو یہ مشورہ دیا کہ وہ ان کے بعد کرتار پور نہ ٹھہریں بلکہ موضع کھڈور ضلع امرت سر چلے جائیں - (وہاں گورو انگد جی کی پھوپھی کا گھر تھا) چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور اپنی بقیہ زندگی موضع کھڈور میں ہی بسر کی اور وہاں ہی ۱۶۰۹ بکرمی (۱۵۵۲ء) میں وفات پائی -

گورو گرنتھ صاحب میں آپ کے نام سے کچھ کلام درج ہے جو شلوکوں کی شکل میں ہے اور ان کی تعداد کل ۶۲ شلوک ہیں اور یہ شلوک بھی یکجا نہیں ہیں بلکہ دس واروں میں پھیلے ہوئے ہیں - چنانچہ سری راگ کی وار میں ۲ شلوک، وار ماجھ میں ۱۲ ، وار آسا میں ۱۴ ، وار سورٹھ میں صرف ۱ ، وار سوھی میں ۱۱ ، وار رام کلی میں ۷ ، وار مارو محلہ۳ میں صرف ۱ ، وار مارو محلہ۵ میں صرف ۱ ، وار سارنگ میں ۸ اور ملار میں ۵ شلوک ہیں - آپ کے شلوکوں کی یہ تقسیم گوروگرنتھ صاحب کے مؤلف گورو ارجن جی نے کی ہے -

گورو انگد جی نے اپنے پیش رو گورو نانک جی کی تقلید میں اپنے کلام میں هندی کے ساتھ عربی اور فارسی زبانوں کے الفاظ کا بھی استعمال کیا ہے جس سے یہ امر واضح ہے کہ اردو کے وجود میں آنے سے قبل هندی الفاظ کے ساتھ عربی اور فارسی کے الفاظ استعمال کرنے کا عام رواج ہو چکا تھا اور یہ رواج ہی بڑھتے بڑھتے اردو زبان وجود میں لانے کا باعث بنا -

گورو انگد جی کے چند شلوک ذیل میں درج کیے جاتے ہیں -

۱ - جو سر سائیں نہ نویں سو سر دیجیے ڈار
نانک جس پنجر میں برہا نہیں سو پنجر لے جار
[گورو گرنتھ صاحب وار سری راگ محلہ۱ ص ۸۹]

۲ - سیئی پورے ساہ (شاہ) جنی پورا پایا
اٹھیں وے پرواہ (بے پرواہ) رہن اکتے رنگ
درسن (درشن) روپ اتھاہ ورلے پائیے
کرمی پورے پورا گورو پورا جاں کا بول
نانک پورا جو کرے گھٹے ناہیں تول
[گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ۲ ص ۱۴۶]

۳ - چوتھے پہرے سبہ (صبح) کے سرتیا اپجے چاؤ

تناں دریاواں سیوں دوستی من مکھی سچا ناؤ
اوتھے امرت ونڈیئے کرسی ہوئے پساؤ
کنچن کائیاں کسیئے ونی چڑھے چڑھاؤ
جے ہووے ندر سراپھ (نظر صراف) کی بھڑ نہ پائی تاؤ
ستیں پہریں ست بھلا بہیئے پڑھیاں پاس
اوتھے پاپ پن ویچاریئے کوڑے گھٹے راس
اوتھے کھوٹے سٹیئے کھرے کیچے ساباس (شاباش)
بولن پھادل (فاضل) نانکا دکھ سکھ کھسمے (خصمے) پاس
[گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ کی وار شلوک محلہ ۲ ص ۱۴۶]

۴ - ایہ کنیہی آسک (عاشق) دوجے لگے جائے
نانک آسک (عاشق) کانڈھیے سدھی رہے سمائے
چنگے چنگا کر منے مندے مندا ہوئے
آسک (عاشق) ایہ نہ آکھیئے جے لیکھے ورتے سوئے
[گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۲ ص ۴۷۴]

۵ - سلام جواب دوویں کرے منڈھو گھتھا جائے
نانک دوویں کوڑیاں تھائے نہ کائی پائے
[گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۲ ص ۴۷۴]

۶ - چاکر لگے چاکری نالے گارب واد
گلاں کرے گھنیریاں کھسم (خصم) نہ پائے ساد
آپ گوائیے سیوا کرے تاں کچھ پاوے مان
نانک جس نوں لگا تس ملے لگا سو پروان
[گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۲ ص ۴۷۴]

۱۰ - ناؤں پھکیرے پاتساہ (فقیرے پاتشاہ) مورکھ پنڈت ناؤں
اندھے کا ناؤں پارکھو ایوے کرے گواؤ
الت (علت) کا ناؤں چوھدری کوڑی پورے تھاؤں

نانک گورمکھ جانیے کل کا ایہ نیاؤں

[گورو گرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۲ ص ۱۲۸۸]

گورو انگد جی پنجابی تھے اور ان کی تمام زندگی پنجاب میں ہی بسر ہوئی - اس لیے ان کے کلام میں پنجابیت غالب ہے - تاہم انھوں نے اپنے ان شلوکوں میں عربی اور فارسی الفاظ بھی استعمال کیے ہیں جیسا کہ پنجر ، شاہ ، بے پرواہ ، صبح ، دریا ، نظر ، صراف ، شاباش ، خصم ، عاشق ، سلام ، جواب ، چاکر ، چاکری ، روزی ، سودہ ، صاحب ، ملک ، سالار ، کار ، صفت ، پوتے دار ، ضرورت ، صورت ، فقیر اور پاتشاہ وغیرہ -

۷ - گورو امرداس جی کا کلام

گورو انگد جی نے اپنے بعد گورو امرداس جی کو گدی سونپی تھی اور آپ سکھوں کے تیسرے گورو تھے - آپ کی پیدائش موضع باسر کے ضلع امرتسر میں ۱۵۲۶ بکرمی (۱۴۶۹ء) میں ہوئی تھی اور یہی تاریخ پیدائش گورو نانک جی کی ہے - گویا کہ آپ گورو نانک جی کے نہ صرف ہم عصر تھے بلکہ ہم عمر بھی تھے - مگر عجیب بات یہ ہے کہ گورو نانک جی سے ان کی کسی ملاقات کا سکھ تاریخ میں کوئی ذکر نہیں - بلکہ ان دونوں بزرگوں کا ایک دوسرے سے آشنا ہونا بھی ثابت نہیں - آپ ۸۳ سال کی عمر میں گورو مقرر ہوئے تھے جب کہ گورو نانک جی نے ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی تھی - بعض نے آپ کی تاریخ پیدائش ۱۵۳۶ بکرمی بیان کی ہے -

گورو انگد جی نے جب گورو امرداس جی کو اپنا جانشین مقرر کیا تو ان کے بیٹوں نے ان کی بہت مخالفت کی - سکھ تاریخ کا یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ گورو امرداس جی دربار لگائے بیٹھے تھے کہ گورو انگد جی کا ایک بیٹا آیا اور اس نے آپ کو لات مار کر گرا دیا - آپ نے اف تک نہ کہا -

گورو گرنتھ صاحب میں آپ کے بیان کردہ نو سو سات شبد اور شلوک درج ہیں جو مختلف راگوں میں پھیلے ہوئے ہیں - ان کے کلام میں بھی کہیں کہیں عربی اور فارسی الفاظ پائے جاتے ہیں - نمونہ درج ذیل ہے :

۱ - سچا امر چلائیون کر سچا پھرمان (فرمان)
سدا نہچل رو رھیا سو پورکھ سبھان (سبحان)
گور پرسادی سیوئیے سچ سبد نسان (شبد نشان)
[گورو گرنتھ صاحب وار سوھی محلہ ۳ ص ۷۸۹]

۲ - جنی ست گور سیوں چت لایا سو کھالی (خالی) کوئی ناھیں
تن جم کی تلب (طلب) نہ ھووئی نہ اوہ دکھ سہاھیں
[گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی محلہ ۳ ص ۹۵۰]

۳ - جن کو پوتے پن ھے تنہاں وات سپتی
نانک نام دھائیے سچ سپھت سنائی (صفت ثنائی)
[گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی محلہ ۳ ص ۹۷۱]

۴ - تکھت (تخت) راجہ سو بہے جے تکھتے لائک (تختے لائق) ھوئی
جنی سچ پچھانیا سچ راجے سوئی
[گورو گرنتھ صاحب وار مارو محلہ ۳ ص ۱۰۸۸]

۵ - آپ کر کر دیکھدا آپ سب سچا
جو ھکم (حکم) نہ بوجھے کھسم (خصم) کا سوئی نر کچا
... ...
سبھناں ساھب (صاحب) ایک ھے گور سبدی (شبدی) رچا
[گورو گرنتھ صاحب وار مارو محلہ ۳ ص ۱۰۹۴]

گورو امرداس جی پنجابی تھے اور ان کے کلام سے جا بجا پنجابیت ظاھر ھو رھی ھے - تاھم ان کے کلام میں کہیں کہیں عربی اور فارسی الفاظ بھی استعمال ھوئے ھیں - چنانچہ مندرجہ بالا شبدوں میں فرمان ، نشان ، طلب ، پوتہ ، صفت ، ثنا ، تخت ، لائق ، صاحب اور خصم وغیرہ الفاظ عربی اور فارسی زبان سے لیے گئے ھیں -

۸۔ گورو ارجن جی کا کلام

گورو ارجن جی سکھوں کے پانچویں گورو تھے۔ آپ چوتھے گورو رام داس جی کے سب سے چھوٹے بیٹے اور تیسرے گورو امر داس جی کے نواسے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۶۲۰ بکرمی (۱۵۶۳ء) میں بی بی بھانی جی کے بطن سے ہوئی تھی۔ آپ سے بڑے آپ کے دو بھائی: پرتھی چند اور مہاندیو جی تھے۔ بقول سکھ مؤرخین کے آپ اپنے بزرگوار والد کے سب سے زیادہ مطیع اور فرمانبردار تھے۔ اس لیے ان کے بعد گوریائی کی گدی ان کے سپرد ہوئی اور اس طرح آپ اپنے والد ماجد کے بعد سکھوں کے پانچویں گورو مانے گئے۔

گورو ارجن جی کے بڑے بھائی پرتھی چند جی کو آپ کا گورو ہونا بہت ناگوار گزرا کیونکہ وہ اپنے باپ کے بڑے بیٹے ہونے کی وجہ سے گوریائی کی گدی پر اپنا حق فائق خیال کرتے تھے۔ اس لیے وہ گورو ارجن جی کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے اور آخر دم تک گورو جی کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے میں مصروف رہے۔ بعض مؤرخین کے نزدیک یہ گورو ارجن جی کے سوتیلے بھائی تھے۔ آپ نے گورو ارجن جی کے اکلوتے بیٹے گورو ہرگوبند جی کو ہلاک کروا دینے کی بھی سر توڑ کوشش کی مگر ناکام رہے۔ سکھ مؤرخین کو مسلم ہے کہ پرتھی چند حکومتِ وقت کے پاس بھی گورو جی کے خلاف رپورٹیں کرتے رہے اور ان کی نقل و حرکت خوب بڑھا چڑھا کر پیش کرتے رہے۔ اس قسم کی رپورٹوں کا واحد مقصد یہ

تھا کہ حکومت کو بدظن کرکے آپ کو نقصان پہنچایا جائے۔ پرتھی چند جی نے اپنی گوریائی کی گدی الگ قائم کی تھی۔ گورو ھرسہائے ضلع فیروز پور (ھندوستان) کے سوڈھی صاحبان اسی کی اولاد سے ھیں۔

گورو ارجن جی مشہور بزرگ حضرت میاں میر رحمۃاللہ علیہ کے ہم عصر تھے اور ان سے گورو جی کے دوستانہ تعلقات تھے۔ سکھ تاریخ کا یہ مشہور واقع ہے کہ دربار صاحب امرتسر میں بنائے گئے ھری مندر کی بنیاد گورو جی نے حضرت میاں میرؒ کے ھاتھوں سے رکھوائی تھی اور جب اس بنیاد کو کچھ ٹیڑھا خیال کرکے معمار نے ھلا دیا تھا تو گورو جی اس پر خفا ھوئے تھے کہ اس نے ایک بزرگ کے ھاتھوں رکھی ھوئی اینٹ کیوں ھلائی ہے۔

گورو ارجن جی گوروگرنتھ صاحب کے مؤلف ھیں۔ اکثر سکھ مؤرخین کے نزدیک گورو جی نے ۱۶۶۱ بکرمی (۱۶۰۴ء) میں گرنتھ صاحب مرتب کیا تھا(۱)۔ گورو گرنتھ صاحب میں سب سے زیادہ بانیاں گورو ارجن جی کی ھیں اور ان کا بیشتر حصہ اس زمانہ کی سنت بھاشا یا برج بھاشا میں ہے جو ھندی زبان کے زیادہ قریب ہے۔ آپ کی تصنیف کردہ بانیاں ”سکھمنی“ اور ”باون اکھری“ بہت مشہور ھیں۔ اول الذکر تو سکھوں کی روزانہ عبادت میں پڑھی

۱۔ موجودہ زمانے کے اکثر سکھ محققین کے نزدیک گوروگرنتھ صاحب کے تیار کیے جانے کی یہ تاریخ غلط ہے۔ ان کی تحقیق کے مطابق ۱۶۶۱ بکرمی سے قبل گورو گرنتھ صاحب مرتب کیا جا چکا تھا۔ بعض نے اس کے مرتب ھونے کا زمانہ ۱۶۵۸ بکرمی (۱۶۰۱ء) بعض نے ۱۶۴۸ بکرمی (۱۵۹۱ء) بیان کیا ہے اور بعض اس کا زمانہ ۱۶۴۹ بکرمی (۱۵۹۲ء) اور بعض ۱۶۵۳ بکرمی (۱۵۹۶ء) بیان کرتے ھیں۔

جاتی ہے -

گورو صاحب نے ۱۶۶۳ بکرمی (۱۶۰۶ء) میں بمقام لاہور وفات پائی تھی اور آپ کی نعش آپ کے حکم سے دریا میں بہا دی گئی تھی - آپ کی یادگار کے طور پر شاہی مسجد کے پاس گوردوارہ بنا ہؤا ہے جسے گوردوارہ ڈیرہ صاحب کہتے ہیں -

آپ کے ہاں صرف ایک بیٹا ہرگوبند ہؤا تھا جو مشہور بزرگ بھائی بڈھا جی کی دعا کے نتیجہ میں پیدا ہؤا تھا - اس کی پیدائش سے قبل گورو جی نے اپنے بڑے بھائی پرتھی چند کے بیٹے مہربان جی کو متبنیٰ بنایا تھا اور عام خیال یہ تھا کہ آپ کے بعد وہی سکھوں کا گورو ہوگا مگر جب آپ کے ہاں ہرگوبند جی پیدا ہو گئے تو آپ نے انہی کو ترجیح دی اور اپنا جانشین قرار دے دیا جو آپ کے بعد سکھوں کے چھٹے گورو ہوئے - ان کے عہد میں سکھوں نے فوجی شکل اختیار کر لی -

گورو ارجن جی کے نام سے جو بانیاں گورو گرنتھ صاحب میں درج ہیں ان میں بھی بعض ایسے شبد ہیں جن میں ہندی ، عربی اور فارسی الفاظ پائے جاتے ہیں ، مگر چونکہ گورو ارجن جی پنجابی تھے اور ان کی تمام عمر پنجاب ہی میں گزری تھی اس لیے ان کے شبدوں سے بھی پنجابیت ظاہر ہو رہی ہے - ذیل میں ہم گورو جی کے بعض شبد پیش کرتے ہیں :

نکٹ جیاں کے سدھی سنگا
کدرت (قدرت) ورتے روپ ار رنگا
کرہے نہ جھرے نہ من رووں ہارا
اوناسی اوگت اگوچر سدا سلامت کھسم (خصم) ہمارا
تیرے داسرے کو کس کی کان

جس کی میرا راکھے ان
جو لڑڈا (لونڈا) پربھ کیا اجات
تس لڑڈے (لونڈے) کو کس کی تات
وے مہتاجا (بے محتاجا) وے پرواہ (بے پرواہ)
نانک داس کہو گور واہ

[گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۵ ص ۳۷۶]

کھاک (خاک) نور کردنگ (کردم) آلم (عالم) دنیائے
آسمان جمین (زمین) درکھت (درخت) آب پیدائس کھدائے (پیدائش خدائے)
دنیا مردار کھردنی گابھل (خوردنی غافل) ھوائے
گیبان ھیوان ھرام کستنی (غائبان حیوان حرام کشتنی)
مردار بکھورائے (بخورائے)
دل کبج کبجہ کادرو دوجک سجائے
(دل قبض قبضہ قاردو دوزخ سزائے)
ولی نیامت (ولی نعمت) برادرا دربار ملک پھنائے (فنائے)
جب اجرائیل (عزرائیل) بستنی تب چہ کارے بدائے
ھوال ملوم (حوال معلوم) کردنگ (کردم) پاک اللہ
بگو نانک ارداس پیس درویس (پیش درویش) بندہ

[گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۵ ص ۷۲۳]

گورو ارجن جی کا اس قسم کا ایک اور شبد ہے جو اس طرح ہے کہ :

مہروان (مہربان) ساھب (صاحب) مہروان (مہربان)
ساھب (صاحب) میرا مہروان (مہربان)
جیاں سگل کو دئے دان
تو کاھے ڈولے پرانیا تدھ راکھے گا سرجن ہار
جن پیدائس (پیدائش) تو کیا سوئی دے آدھار
جن اپائی میدنی سوئی کردا سار

گھٹ گھٹ مالک دلاں کا سچا پرودگار (پروردگار)
کدرت کیم (قدرت قیم) نہ جانیے وڈا وے پرواہ (بے پرواہ)
کر بندے تو بندگی جچر گھٹ میں ساہ
تو سمرتھ اکتھ اگوچر جیؤ پنڈ تیری راس
رہم (رحم) تری سکھ پایا سدا نانک کی ارداس

[گورو گرنتھ صاحب تلنگ محلہ۵ ص ۷۲۴]

راگ تلنگ میں گورو ارجن جی کے بعض اور شبدوں میں بھی ہندی ، عربی اور فارسی کے الفاظ پائے جاتے ہیں ، جیسا کہ :

۱ - کرتے کدرتی مستاک (قدرتی مشتاق)
دین دنیا ایک تو ھی سب کھلک (خلق) ھی تے پاک
کھن میں تھاپ اتھاپدا اچرج تیرے روپ
کون جانے چلت تیرے اندھیارے میں دیپ
کھود کھسم کھلک (خود خصم خلق) جہان
الله مہربان کھدائے (خدائے)
دنس رین جے تدھے آرادھے سے کیوں دوجک (دوزخ) جائے
اجرائیل (عزرائیل) یار بندے جس تیرا آدھار
گناہ اس کے سگل آبھو (عفو) تیرے جن دیکھے دیدار
دنیا چیج پھل ہال (چیز فی الحال) سگلے سچ سکھ تیرا ناؤں
گور مل نانک بوجھیا سدا ایکس گاؤں

[گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ۵ ص ۷۲۴]

۲ - میراں داناں دل سوچ
مہبتے (محبتے) من تن بسے سچ ساہ (شاہ) بندی موچ
دیدنے دیدار ساھب (صاحب) کچھ ناھیں اس کا مول
پاک پرودگار (پروردگار) تو کھود کھسم (خود خصم) وڈا اتول
دستگیری دیہ دلاور توھی توھی ایک

کرتار کدرت (قدرت) کرن کھالک (خالق) نانک تیری ٹیک
[گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ۵ ص ۷۲۴]

گورو ارجن جی چونکہ پنجاب میں پیدا ہوئے اور انھیں اپنی زندگی میں پنجاب سے باھر جانے کا اتفاق نہیں ہؤا اس لیے ان کے شبدوں میں جہاں عربی اور فارسی کے الفاظ ملتے ھیں وھاں ان سے پنجابیت بھی ٹپک رھی ھے ۔

گورو صاحب کے اور بھی شبد ھیں جن میں عربی اور فارسی کے الفاظ بکثرت موجود ھیں چنانچہ راگ مارو میں ان کا ایک شبد یوں ھے :

اللہ اگم کھدائی (خدائی) بندے
چھوڈ کھیال (خیال) دنیا کے دھندے
ھوئے پا کھاک (پاخاک) بھکیر مسافر (فقیر مسافر)
ایہ درویس کبول (درویش قبول) درا
سچ نواج یکین مسلا (نماز یقین مصلئے)
منسا مار نوارھو آسا
دیہ مسیت من مولانا کلم (کلمہ) کھدائی (خدائی) پاک کھرا
سرا سرئیت (شرع شریعت) لے کماوھو
تریکت (طریقت) ترک کھوج ٹولاوھو
ماربھت (معرفت) من مارھو ابدالا
ملہو ھکیکت (حقیقت)جت پھر نہ مرا
کران (قران) کتیب دل ماھیں کاھی
دس اورات (عورات) رکھہو بدراھی
پنچ مرد سدک (صدق) لے باندھو
کھیر سبوری کبول (خیر صبوری قبول) پرا
مکا (مکہ) مہر روجہ پے کھاکہ (روزہ پے خاکہ)

بھست (بہشت) پیر لپھج (لفظ) کمائے انداجا (اندازہ)
ہور (حور) نور مسک (مشک) کھدایا (خدایا)
بندگی اللہ آلا (اعلیٰ) ھجرا (حجرہ)
سچ کاوے سوئی کاجی (قاضی)
جو دل سودھے سوئی ھاجی (حاجی)
سو ملاں ملؤن (ملعون) نوارے سو درویس (درویش)
جس سپھت (صفت) دھرا
سبھ (سب) وکھت (وقت) سبھے کر ویلا
کھالک (خالق) یاد دلے میں مولا
تسبی (تسبیح) یاد کرھو دس مردن سنت سیل بندھان برا
دل میں جانھو سب پھلھالہ (فی الحالہ)
کھیل کھانہ (خیل خانہ) برادر ھموں جنجالہ
میر ملک امرے پھانایا (فنایا) ایک مکام کھدائے (مقام خدائے) درا
اول سپھت (صفت) دوجی ساہوری (صابوری)
تیجے ھلیمی (حلیمی) چوتھے کھیری (خیری)
پنجویں پنجے اکت مکامے (مقامے)
ایہ پنج وکھت (وقت) تیرے اپرپرا
سگلی جان کرو مودیھپہ (موضیفہ)
بد اسل (عمل) چھوڈ کرو ھتھ کوجا (کوزہ)
کھدائے (خدائے) ایک بوجھ دیوھو بانگاں
برگو برکھردار (برخودار) کھرا
ھک ھلال بکھورو (حق حلال بخورو) کھانا
دل دریاء دھوھو میلانا
پیر پچھانے بھستی (بہشتی) سوئی
اجرائیل (عزرائیل) نہ دوج (دوزخ) ٹھرا
کائیاں کردار اورت یکیناں (عورت یقیناں)
رنگ تماسے (تماشے) مان ھکینا (حقیناں)

ناپاک پاک هدور هدیسا (حضور حدیثا)
ساہت سورت (ثابت صورت) دستار سرا
مسلمان موم دل هووے
انتر کی مل دل تے دھووے
دنیا رنگ نہ آوے نیڑے جیوں کسم پاٹ گھیو پاک هرا
جاں کو مہر مہر مہروانا (مہربان)
سوئی مرد مرد مردانا
سوئی سیکھ مسائک هاجی (شیخ مشائخ حاجی)
سو بندہ جس نجر (نظر) نرا
کدرت کادر (قدرت قادر) کرن کریماں
سپھت مہبت (صفت محبت) اتھاہ رهیماں (رحیماں)
هک هکم (حق حکم) سچ کھدایا (خدایا)
بوجھ نانک بند کھلاس (خلاص) ترا
[گورو گرنتھ صاحب راگ مارو ص ۸۴-۱۰۸۳]

ایک مقام پر گورو ارجن جی کا یہ شبد درج ہے :

کارن کرن کریم
سرب پرتپال رهیم (رحیم)
اللہ الکھ اپار
کھود کھدائے (خود خدائے) وڈ بے سمار (بے شمار)
اِمو بھگونت گوسائیں
کھالک (خالق) رو رهیا سرب ٹھائیں
....
مہروان (مہربان) مولا توهی ایک
پیر پیکامبر سیکھ (شیخ)
دلاں کا مالک کرے هاک (حاق)

کران (قران) کتیب تے پاک

....

مہر دیا کر کرنے ہار
بھگت بندگی دیہ سرجن‌ہار
کہ نانک گور کھوئے بھرم
ایکو اللہ پار برہم

[گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ؁ ص ۸۹۷]

۲ ۔ دھرتی اکاس (اکاش) پاتال ہے چند سور بناسی
بادساہ ساہ (بادشاہ شاہ) امراء کھان (خان) ڈھائے ڈیرے جاسی
رنگ تنگ گریب (غریب) مست سب لوک سدھاسی
کاجی (قاضی) سیکھ مسائکاں (شیخ مشائخاں) سبھے اٹھ جاسی
پیر پیکامبر (پیغمبر) اولیاء کو تھرنہ رہاسی
روجہ (روزہ) بانگ نواج (نماز) کیتب ان بوجھے سب جاسی
لکھ چوراسی میدنی سب آوے جاسی
نہچل سچ کھدائے (خدائے) ایک کھدائے (خدائے) بندہ اپناسی

[گورو گرنتھ صاحب راگ مارو کی وار محلہ؅ ص ۱۱۰۰]

۳ ۔ ورت نہ رھوں نہ ماہ رمدانا (رمضانا)
تس سیوی جو رکھے ندانا
ایک گوسائیں اللہ میرا
ھندو ترک دوھاں نے بیرا
ھج کابے (حج کعبے) جاؤں نہ تیرتھ پوجا
ایکو سیوی اور نہ دوجا
پوجا کروں نہ نواج گجاروں (نماز گزاروں)
ایک نرنکار لے ردے نمسکاروں
نہ ھم ھندو نہ مسلمان
اللہ رام کے پنڈ پران

که کبیر ایه کیا وکھانا
گور پیر مل کھود کھسم (خود خصم) پچھانا(۱)

[گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ ص ۱۱۳٦]

۴ - انگیکار کیا پربھ اپنے بیری سگلے سادھے
جن بیری ھے ایه جگ لوٹیا تے بیری لے بادھے
ست گور پرمیسر میرا
انک راج بھوگ رس مانی ناؤں جپی بھرواسا تیرا
چت نه آوس دوجی باتا سر اوپر رکھوارا
بے پرواہ رھت سوامی اک نام کے آدھارا
پورن ھوئے ملیؤ سکھدائی اون نه کائی باتا
تت سار پرم پد پایا چھوڈ نه کتھوں جاتا
برن نه سا کوں جیسا تو ھے سچے الکھ اپارا
اتل اتھاہ اڈول سوامی نانک خصم ھمارا

[گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۵ ص ۸۸۴]

۵ - تو دانا تو ابچل توھی جات میری پاتی
تو اڈول کدے ڈولے ناھی تام کیسی تاتی
ایکے ایکے ایک توھی
ایکے ایکے تو رائیا
تو کرپا تے سکھ پایا

---

۱ - گورو گرنتھ صاحب میں یه شبد گورو ارجن جی اور کبیر جی کے نام پر درج ھے - اس کے اوپر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ھے جو اس بات کی علامت ھے که یه گورو ارجن جی کا بیان کردہ ھے اور آخر میں بطور تخلص نانک کی بجائے کبیر کا لفظ ھے ، جس سے یه واضح ھے که یه شبد کبیر جی کا بیان کردہ ھے -

تو ساگر ہم ہنس تمہارے ہم میں مانک لالا
تم دیوھو تل سنک نہ مانوں ہم بھنچہ سدا نہالا
ہم بارک تم پتا ہمارے تم مکھ دیوھو کھیرا
ہم کھیلیں سب لاڈ لڈاوھو تم سد گنی گہیرا
تم پورن پور رہے سمپورن ہم سنگ اگھائے
ملت ملت ملت مل رھیا نانک کہن نہ جائے

[گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ۵ ص ۸۸۵]

۶ - کوئی بولے رام رام کوئی کھدائے (خدائے)
کوئی سیوے گوسائیاں کوئی اللہ
کارن کرن کریم
کرپا دھار رھیم (رحیم)
کوئی نہاوے تیرتھ کوئی ھج (حج) جائے
کوئی کرے پوجا کوئی سر نوائے
کوئی پڑھے بید کوئی کتیب
کوئی اوڈھے لیل کوئی سپید
کوئی کہے ترک کوئی کہے ھندو
کوئی باچھے بھست (بہشت) کوئی سر گندو
کہ نانک جن ھکم (حکم) پچھاتا
پربھ ساھب (صاحب) کا تن بھید جاتا

[گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ۵ ص ۸۸۵]

۷ - ہونے میں ہون سمائیا
جوتی میں جوت رل جائیا
ماٹی ماٹی ھوئی ایک
روون ھارے کی کون ٹیک
کون موا رے کون موآ

برہم گیانی مل کرو بیچارا ایہ تو چلت بھیا
اگلی کچھ کھبر (خبر) نہ پائی
روون ہار بھی اوٹھ سدھائی
بھرم موہ کے باندھے بندھ
سوپن بھیا بھکھلائے اندھ
ایہ تو رچن رچیا کرتار
آوت جاوت ہکم (حکم) اپار
نہ کو موآ نہ مرنے جوگ
نہ بنسے ابناسی ھوگ
جوا ایہ جانو سو ایہ ناہ
جاننہار ے کو بل جاؤں
کہ نانک گور بھرم چکائیا
نہ کوئی مرے نہ آوے جائیا
[گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ۵ ص ۸۸۵]

۸ - کرن کراون سوئی
آن نہ دیسے کوئی
ٹھاکر میرا سگھڑ سجانا
گور مکھ ملیا رنگ مانا
ایسو رے ھر رس میٹھا
گور مکھ کنے ور لے ڈیٹھا
نرمل جوت امرت ھر نام
پیوت امر بھئے نہکام
تن من سیتل اگن نواری
آند روپ پرگٹے سنساری
کیا دیوں جا سب کچھ تیرا
سد بلہاری جاؤں لکھ ہیرا

تن من جیو پنڈ دے ساجیا
گور کرپا تے نیچ نواجیا (نوازا)
کھول کوارا مہل (محل) بلایا
جیسا سا تیسا دکھلایا
کہ نانک سب پڑدہ توٹا
ھوں تیرا تو میں بن ووٹھا

[گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ۵ ص ۸۸۷]

۹ - سپھت (صفت) سلاھن بھگت ورلے دتی‌ان
سوبے جس بھنڈار پھر پوچھ نہ لیتی‌ان
جسنوں لگا رنگ سے رنگ رتیا
اونہاں اکو نام ادھار اکا ان بھتیا
اونہاں پچھے جگ بھنچے بھوگئی
اونہاں پیارا رب اونہاں جوگئی
جس ملیا گور آئے تن پربھ جانیا
ھوں بلھاڑی تن جے کھسمے (خصمے) بھانیا

[گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی محلہ۵ ص ۹۵۸]

۱۰ - جورتے دیدار سیئی سچ ھاک (حاق)
جنی جاتا کھسم (خصم) کیوں لبھے تناں کھاک (خاک)
من میلا و بکار ھووے سنگ پاک
دسے سچا مہل (محل) کھلے بھرم تاک (طاق)
جسہے دکھالے مہل (محل) تس نہ ملے دھاک
من تن ھوئے نہال بندک ندر جھاک
نو ندھ نام ندھان گور کے سبد (شبد) لاگ
تسہے ملے سنت کھاک (خاک) مستک جسے بھاگ

[گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی محلہ۵ ص ۹۵۹]

۱۱ - وڈا تیرا دربار سچا تدھ تکھت (تخت)
سر ساھاں (شاھاں) پاتساہ (پاتشاہ) نہچل چور چھت
جو بھاوے پار برہم سوئی سچ نیاؤں
جے بھاوے پار برہم نتھاوے ملے تھاؤں
جو کینی کرتار سائی بھلی گل
جنی پچھاتا کھسم (خصم) سے درگاہ مل
سہی (صحیح) تیرا پھرمان (فرمان) کنے نہ پھیرے
کارن کرن کریم کدرت (قدرت) تیرے

[گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی محلہ۵ ص ۹۶۴]

۱۲ - جاں پر اندر تاں دھن باھر
جاں پر باھر تاں دھن ماھر
بن ناویں بہ پھیر پھراھر
ست گور سنگ دکھایا جاھر (ظاھر)
جن نانک سچے سچ سماھر

[گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی سلوک محلہ۵ ص ۹۶۵]

۱۳ - آھر سب کردا پھرے آھر اک نہ ھوئے
نانک جت آھر جگ ادھرے ورلا بوجھے کوئے

[گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی سلوک محلہ۵ ص ۹۶۵]

۱۴ - وڈی ھوں وڈا اپار تیرا مرتبا (مرتبہ)
رنگ پرنگ انیک نہ جاہن کرتبا (کرتبہ)
جیاں اندر جیؤ سب کچھ جان لا
سب کچھ تیرے وس تیرا گھر بھلا
تیرے گھر آنند ودھائی تدھ گھر
مان مہتا تیج آپنا آپ جر
سرب کلا بھرپور وسے جت کتا

نانک داسن داس تدھ اگے بنوتا

[گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی محلہ۵ ص ۹۶۵]

گورو ارجن جی کے بیان کردہ مندرجہ بالا شبدوں میں ھندی کے ساتھ عربی اور فارسی الفاظ بھی استعمال ھوئے ھیں تاھم ان پر پنجابیت کا بہت اثر ہے ۔

۹ - رائے بلونڈ اور ستا ڈوم کا کلام

گورو گرنتھ صاحب کے راگ رام کلی میں ایک '' وار '' رائے بلونڈ اور ستا ڈوم کے نام سے درج ہے - یہ دونوں کون تھے؟ اور ان کا آپس میں کیا رشتہ یا تعلق تھا ؟ اس بارے میں سکھ ودوانوں کا بہت اختلاف ہے - بعض نے یہ دونوں حقیقی بھائی بیان کیے ہیں ، بعض کے نزدیک یہ باپ بیٹا تھے اور مردانہ کی نسل سے تھے، بعض نے ستا ڈوم کو پیدائشی مسلمان اور رائے بلونڈ کو پیدائشی ہندو تسلیم کیا ہے -

ان کے متعلق سکھوں میں یہ روایت مشہور ہے کہ یہ دونوں گورو ارجن جی کے دربار میں کیرتن کیا کرتے تھے اور لوگوں کو شبد وغیرہ گا کر سنایا کرتے تھے اور اس طرح بسر اوقات کیا کرتے تھے- ایک مرتبہ ان کی کسی عزیزہ کی (جسے بعض نے بہن اور بعض نے بیٹی بیان کیا ہے) شادی تھی - انھوں نے گورو جی سے مالی امداد چاہی - گورو جی نے ایک دن کے چڑھاوے کی تمام رقم دینے کا وعدہ کیا - اتفاق سے اس دن معمول کے خلاف چند ٹکے ہی آئے - یہ دونوں ناراض ہو گئے اور کیرتن چھوڑ دیا - انھیں یہ خیال تھا کہ گورو جی کی شہرت اور رونق کا باعث ان کا مؤثر کیرتن ہے - گورو جی نے انھیں راضی کرنے کی ہر چند کوشش کی مگر ان کی ناراضگی دور نہ ہوئی اور کسی طرح بھی کیرتن کرنے پر آمادہ نہ ہوئے- گورو جی نے انھیں سراپ دے دیا - نتیجہ کے طور پر ان کے منہ میں

چھالے پڑ گئے اور بات کرنا بھی دشوار ہو گیا ۔ آخر بھائی بڈھا جی نے انھیں گورو صاحب سے معافی دلوادی اور یہ وار انھوں نے معافی ملنے پر گورو ارجن جی کے ایما سے سکھ گورو صاحبان کی مدح میں گائی(۱) ۔ اس وار کی کل آٹھ پوڑیاں ہیں جن میں پانچ سکھ گورو صاحبان : گورو نانک جی ، گورو انگد جی ، گورو امرداس جی ، گورو رام داس جی اور گورو ارجن جی کی مدح سرائی کی گئی ہے ۔ بعض ودوانوں کے نزدیک اس وار کی جملہ پوڑیاں بیک وقت بیان کی گئی تھیں مگر بعض ودوان اس میں اختلاف کرتے ہیں ۔ ان کے نزدیک اس وار کے مختلف حصے الگ الگ اوقات میں ہر ایک گورو کی گدی نشینی کے وقت بیان کیے گئے تھے جنھیں بعد کو یکجا کر دیا گیا ۔

مسٹر میکالف کے نزدیک اس وار کی ۵ پوڑیاں رائے بلونڈ کی بیان کردہ ہیں اور ۳ پوڑیاں ستا ڈوم کی تصنیف ہیں ۔ لیکن پروفیسر صاحب سنگھ جی کے بیان کے مطابق ۳ پوڑیاں ستے ڈوم نے بیان کی تھیں اور ۵ پوڑیاں رائے بلونڈ نے ۔ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب کے فاضل مصنف اس بارے میں بالکل خاموش ہیں ۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے اس وار میں پانچ سکھ گورو صاحبان کی مدح سرائی کی گئی ہے ۔ البتہ گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں چھٹے گورو ہرگوبند جی کی تعریف میں بھی دو پوڑیاں درج ہیں ۔ بعض کے نزدیک یہ دونوں پوڑیاں بھی ستا اور بلونڈ کی بیان کردہ ہیں ، بعض کا خیال ہے کہ یہ دونوں پوڑیاں کسی نامعلوم شخص کی بیان کردہ ہیں ، رائے بلونڈ اور ستا ڈوم سے ان کا کوئی تعلق نہیں

---

۱ ۔ بعض ودوانوں کے نزدیک یہ دونوں سکھوں کے دوسرے گورو انگد جی کے دربار میں کیرتن کیا کرتے تھے اور یہ واقعہ اسی زمانے میں پیش آیا تھا ۔

گو اس وار پر پنجابیت غالب ہے تاہم اس میں عربی اور فارسی کے الفاظ بھی پائے جاتے ہیں ۔ اس سے یہ امر واضح ہے کہ اس زمانے میں ایک ایسی زبان رائج ہو رہی تھی جس میں ہندی ، عربی اور فارسی کے الفاظ استعمال کیے جاتے تھے اور یہی زبان بعد کو اردو کی شکل میں ایک مستقل زبان بن گئی جس کی منجھی ہوئی صورت آج ہمارے سامنے ہے ۔

رائے بلونڈ اور ستا ڈوم کی بیان کردہ وار کا نمونہ درج ذیل ہے :

ناؤں کرتا کادر (قادر) کرے کیوں بول ہووے جوکھیوندے

....

لہنے دھریون چھتر سر کر سپھتی (صفتی) امرت پیوندے

....

گور چیلے رہراس کیئی نانک سلامت تھیوندے
سہ (شہ) ٹکہ دتوس جیوندے

....

جھولے سو چھت نرنجنی مل تکھت (تخت) بیٹھا گور ہٹیے
کرے جے گور پھرمایا (فرمایا) سل جوگ الونی چٹیے
لنگر چلے گور سبد (شبد) ہر توٹ نہ آوی کھٹیے
کھرچے (خرچے) دتی کھسم (خصم)
دی آپ کھہدی کھیر (خیر) دبٹیے
ہووے سپھت (صفت) کھسم (خصم) دی
نور ارسوں (عرشوں) کرسوں جھٹیے

....

سچ جے گور پھرمایا (فرمایا) کیوں ایدوں بولوں ہٹیے
پتریں کول (قول) نہ پالیؤ کر پیروں کن مرٹیے

دل کھوٹے آکی (عاق) پھرن بنہ بھار اچائن چھٹیے

....

جن کیتی سو منّنا کوسال جیواھے سالی
دھرم رائے ھے دیوتا سے گلاں کرے دلالی
ست گور آکھے سچا کرے سا بات ہووے درھالی (درحالی)
گور انگد دی دوھی پھری سچ کرتے بندھ بہالی
نانک کائیاں پلٹ کر مل تکھت (تخت) بیٹھا سے ڈالی
درسیوے است کھڑی مسکلے (مصقلے) ھوئے جنگالی (زنگالی)
در درویس کھسم (درویش خصم) دے نائے سچے بانی لالی
بلونڈ کھیوی نیک جن جس بہتی چھاؤ پترالی
لنگر دولت ونڈیئے رس امرت کھیر گھیالی

....

پئے کبول کھسم (قبول خصم) نال جاں گھال مردی گھالی

....

پھیر وسایا پھیروآن ست گور کھاڈور
جپ تپ سنجم نال تدھ ھور موچ گرور (غرور)
لب و ناھے مانسا جیوں پانی بور
ورھیے درگاہ گورو کی کدرتی (قدرتی) نور
جت سو ھاتھ نہ لھبئی توں اوہ ٹھرور
نو ندھ نام ندھان ھے تدھ وچے بھربور
نندہ تیری جو کرے سو وتجے چور
نیڑے وسے مات لوک تدھ سوجھے دور
پھیر وسایا پھیروآن ست گور کھاڈور
سوٹکا سو بینھا سوی دیبان
پیو دادے جیوھا پوتا پروان

جن باسک نیترے گھتیا کر ینھی تان
جن سمند وِرولیا کر میر مدھان
چودہ رتن نکالیئن کیتون چانان
گھوڑا کیتو سہج دا جت کیؤ پلان
دھنکھ چڑھائیو ست دا جس ھندا بان
کل وچ دھو اندھار سا چڑھیا رے بھان
ستہو کھیت جمائیو ستہو چھاوان
نت رسوئی تیرے گھیو میدا کھان
چارے کونڈاں سوجھیوس من میں سبد (شبد) پروان
آواگون نواریو کر ندر نیسان (نشان)

....

نانک ھندا چھتر سر است ھیران (حیران)

....

دھن سو تیرا تھان ہے سچ تیرا پیس کاریا (پیش کاریا)
نانک تو لہنا تو ہے گور امر تو ویچاریا
گور ڈٹھا تاں من سادھاریا

....

آپے ہٹی کلم (قلم) آپ آپ لکھن‌ہارا ھوآ
سب است آون آون جاونی آپے ھی نواں نروآ
تکھت (تخت) بیٹھا ارجن گورو ست گور کا کھوے چندوآ

....

دونی چونی کراسات سچے کا سچا ڈھوآ
[گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی ستہ بلونڈ ص ۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸]

حصہ دوم

اس حصے میں عربی اور فارسی کے ان الفاظ کی فہرست درج ہے
جو
گورو گرنتھ صاحب کے مختلف مقامات میں استعمال کیے گئے ہیں

گورو گرنتھ صاحب میں استعمال شدہ عربی اور فارسی الفاظ کی فہرست

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں عربی اور فارسی کے ان الفاظ کی فہرست درج کر دی جائے جو گورو صاحبان اور ان سے برسوں قبل ہندوستان کے مختلف علاقوں ، مذہبوں ، ملتوں ، فرقوں ، قوموں اور قبیلوں سے تعلق رکھنے والے بھگت صاحبان نے اپنے کلام میں بغیر کسی تکلف کے استعمال کیے ہیں ۔ ان الفاظ سے یہ امر واضح ہے کہ اردو کے وجود میں آنے سے قبل ہندوستان کے مختلف حصوں میں ایک ایسی زبان رواج پا رہی تھی جس میں عربی اور فارسی کے الفاظ بھی استعمال کیے جاتے تھے ۔

اس فہرست میں ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کی وہ شکل بھی اردو حروف میں نقل کر دی گئی ہے جو اسے گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں اور شلوکوں میں استعمال کرتے وقت دی گئی ہے ۔ متعدد الفاظ تو اپنی اصل شکل اور اصل معنوں میں جوں کے توں لکھے گئے ہیں مگر بعض الفاظ میں کچھ تبدیلیاں بھی کی گئی ہیں اور وہ گورو گرنتھ صاحب کی مخصوص گریمر کے سانچے میں ڈھال دیے گئے ہیں ۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ گورمکھی حروف تہجی میں ث ، ح ، خ کے لیے کوئی حرف مقرر نہیں اور نہ ہی ذ ، ز ، ش ، ص ، اور ض میں امتیاز کرنے والے حروف ہیں ۔ نیز ط ، ظ ، ع ، غ ، ف

اور ''ق'' کا بھی کوئی بدل نہیں۔ چنانچہ ''الف''، ''ء'' اور ''ع'' کے (۱) لیے ੲ ਅ ੳ میں سے کسی ایک کا استعمال کیا جاتا ہے اور ''ح'' ''ہ'' کے لیے ਹ سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ نیز ''خ'' اور ''کھ'' کے بجائے ਖ لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح ''ث''، ''س'' اور ص کے لیے ਸ ۔ ''ذ''، ''ز''، ''ض'' اور ''ظ'' کے لیے ਜ کو ہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ نیز ''غ'' اور ''گ'' کے لیے ਗ اور ''ف'' اور ''پھ'' کا متبادل ਫ خیال کیا جاتا ہے۔ ''ق'' اور ''ک'' کا امتیاز پیدا کرنے والا بھی کوئی حرف گورمکھی حروف میں نہیں (۲)۔ ان دونوں کی جگہ ਕ استعمال کرنے کا رواج ہے۔ اس لیے بھی ان الفاظ کی شکل میں فرق آ گیا ہے۔ مثلاً گورو گرنتھ صاحب کے اکثر مقامات میں ''کاغذ'' کے بجائے ''کاگد'' لکھا گیا ہے اور بعض جگہ اسے ''کاگت'' یا ''کاگل'' میں بدل دیا گیا ہے اور بعض جگہ ''کاگر'' میں۔ اسی طرح ''راہ راست'' کو ''رہراس'' اور ''عرض داشت'' کو ''ارداس'' کی شکل دے دی گئی ہے۔

گورو نانک جی نے تو اپنے کلام میں بعض حروف اور الفاظ کی مختلف آوازیں بھی ملحوظ رکھی ہیں جیسا کہ بعض علاقوں کے لوگ ''ض'' کو ''ذ''، ''ز'' اور ''ظ'' اور ''د'' سے ملتی جلتی آواز سے ادا کرتے ہیں۔ گورو جی نے ان مختلف آوازوں کے پیش نظر ''قاضی'' لفظ کو بعض مقامات پر کاجی (ਕਾਜੀ) اور بعض جگہ کادی (ਕਾਦੀ)

۱۔ گورمکھی حروف تہجی میں تین الف ہیں: ایک پیش والا، دوسرا زبر والا اور تیسرا زیر والا۔

۲۔ مشہور سکھ سکالر سردار کاہن سنگھ جی نابھہ نے ایک مرتبہ ان حروف میں امتیاز پیدا کرنے کے لیے بعض علامات ایجاد کرنے کی کوشش کی تھی۔ اکثر سکھوں نے ان کی یہ کوشش ناپسند کی تھی۔

کی شکل میں درج کیا ہے ، نیز ''حاضر حضور'' کو ''هادره هدور'' (حادر حدور) لکھا ہے ۔ حیدر آباد دکن کے لوگوں میں '' ق '' کی آواز ''خ'' اور'' کھ'' کے مترادف ہے ۔ گورو جی نے اس آواز کے مد نظر لفظ ''وقت'' کو اپنے کلام میں ''وخت'' یا ''وکھت'' لکھا ہے ۔کوکن لوگ '' ق'' کو '' گ '' کی طرح بولتے ہیں ۔گورو جی نے اس آواز کو ملحوظ رکھتے ہوئے '' عقد'' کی بجائے ''اگد'' (عگد) نقل کیا ہے ۔

اس فہرست میں جو الفاظ جمع کیے گئے ہیں ان میں بعض الفاظ ایسے ہیں جو گورو گرنتھ صاحب کے ایک ایک صفحہ پر کئی کئی مرتبہ آئے ہیں ۔ مثلاً '' حکم '' ، '' خصم '' ، '' در '' اور '' درگاہ '' وغیرہ ۔ اور بعض الفاظ ایسے ہیں جنھیں سارے گورو گرنتھ صاحب میں صرف ایک ایک مرتبہ ہی درج کیا گیا ہے ۔مثلاً '' آم'' ، '' رسول '' ، '' قبلہ '' اور '' کافر '' وغیرہ ۔

امید ہے کہ یہ فہرست بھی ناظرین کی دلچسپی کی موجب ہوگی ۔ قارئین کرام کی سہولت اور تحقیق کے لیے ہر لفظ کے ساتھ گورو گرنتھ صاحب کے اس صفحہ کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے جس میں وہ لفظ استعمال کیا گیا ہے ۔

(الف)

(ب)

بے حال (بہال ، بہالیا ، بے ہالُ) ص ۸۰۵ ، ۱۳۶۲ ، ۱۳۶۴
بے خبر (بے کھبر) ص ۷۲۷
بے دار (بے دار) ص ۹۷۲
بے دعویٰ (نرداوے) ص ۱۳۷۳
بے دین (ویدینا) ص ۷۹۰
بیشا (بیسا) ص ۴۸۱
بے شمار (بے سمار ، بے مسمارُ) ص ۲۹۲ ، ۵۲۲ ، ۶۱۸ ، ۶۷۴ ، ۷۰۰ ،
۸۸۹ ، ۸۱۶ ، ۸۹۷ ، ۱۲۳۵ ، ۱۲۶۹ ، ۱۴۰۲
بیع (بے ، بےْ ، بے آنی) ص ۳۷۹ ، ۷۳۰
بیع خرید (بے کھرید) ص ۳۹۶ ، ۷۳۸ ، ۷۳۹
بے عیب (بے ایب) ص ۷۲۱
بے غم پورہ (بے گم پورہ) ص ۳۴۵
بیفتم (بیپھتم) ص ۷۲۱
بے کار (وے کار ، وے کارہ ، بے کارُ ، وے کارُ) ص ۱۶ ، ۵۶ ،
۱۴۲ ، ۱۵۰ ۱۱۰۵
بے گار (وے گار) ص ۱۲۴ ، ۱۶۶
بے گاری (بگاری ، وے گاری ، وے گاریا) ۱۶۶ ، ۱۷۹ ، ۷۲۷
بے گانہ (بگانا ، بے گانا ، برانے ، برانو) ص ۲۶۱ ، ۴۲۴ ، ۵۲۴ ، ۷۵۹ ،
۷۹۵ ، ۸۷۵ ، ۱۰۰۳ ، ۱۲۱۰ ، ۱۲۵۳
بے محتاج (بے مہتاج ، بے مہتاجے ، وے مہتاج ، وے مہتاجا ،
وے مہتاجُ) ص ۵۱ ، ۱۸۴ ، ۲۶۳ ، ۳۷۶ ، ۴۰۰ ، ۴۲۸ ،
۶۰۴ ، ۷۲۵ ، ۷۵۵ ، ۷۸۸ ، ۸۵۳ ، ۸۸۴ ، ۸۹۳ ، ۸۹۶ ،
۸۹۷ ، ۹۹۴ ، ۱۰۲۱ ، ۱۰۲۴ ، ۱۰۲۵ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۳۴ ،
۱۰۳۶ ، ۱۰۵۴ ، ۱۰۵۵ ، ۱۰۶۱ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۶۶ ،
۱۰۶۷ ، ۱۰۷۴ ، ۱۰۷۶ ، ۱۰۹۱ ، ۱۱۴۴ ، ۱۱۵۵ ،
۱۱۸۸ ، ۱۱۹۰ ، ۱۲۵۰ ، ۱۲۶۱ ، ۱۲۸۳ ، ۱۲۸۸ ،
۱۳۷۹ ، ۱۳۸۳ ، ۱۴۱۲

(پ)

(ت)

(ث)

(ج)

(چ)

(ح)

(خ)

خاص خیل (کھیل کھاسی) ص ۱۱۶
خاصہ (کھاسا) ص ۱۰۷۳
خاک (کھاک ، کھاک ، کھاکو) ص ۲۴ ، ۳۴ ، ۴۷ ، ۵۰ ، ۹۸ ،
۱۳۶ ، ۳۶۷ ، ۳۸۰ ، ۴۶۴ ، ۴۶۸ ، ۴۸۸ ، ۶۰۸ ، ۷۰۵ ،
۷۲۳ ، ۷۵۱ ، ۷۵۲ ، ۷۵۵ ، ۸۲۵ ، ۸۳۳ ، ۸۶۸ ، ۸۹۹ ،
۹۵۹ ، ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۹۷ ، ۱۰۹۸ ، ۱۰۹۹
خالصہ (کھالسے) ص ۶۵۴
خالق (کھالک ، کھالکا ، کھالکُ ، کھالِکُ) ص ۴۸ ، ۷۲۳ ،
۷۲۷ ، ۸۹۷ ، ۱۰۲۰ ، ۱۰۸۴ ، ۱۰۸۵ ، ۱۳۴۹ ، ۱۳۵۰ ،
۱۳۸۱ ، ۱۳۸۴
خالی (کھالی) ص ۶۲ ، ۱۱۷ ، ۱۱۸ ، ۷۷۸ ، ۹۵۰ ، ۱۰۸۸ ،
۱۰۹۷ ، ۱۲۳۸ ، ۱۲۸۲ ، ۱۳۸۳
خام (کھام) ص ۱۳۳ ، ۷۰۲ ، ۷۱۳ ، ۱۲۹۱
خام کوزے (کھام کوجے) ۱۲۹۱
خان (کھان ، کھانُ ، کھانانیا) ص ۱۶ ، ۶۳ ، ۶۴ ، ۱۸۲ ، ۲۲۵ ،
۲۲۷ ، ۴۷۹ ، ۸۵۱ ، ۱۰۷۱ ، ۱۱۰۰ ، ۱۲۱۵ ، ۱۲۳۱ ،
۱۲۳۶ ، ۱۳۸۳
خانم (کھانم) ص ۱۳۸۸
خانہ (کھانا ، کھاناہ) ص ۴۷۹ ، ۷۲۳ ، ۱۱۶۱
خائیدن (کھادا ، کھادھا ، کھادیا ، کھادھیئے ، کھاوھو ، کھاوے ،
، کھاونا ، کھائے ، کھائیا ، کھاہِ ، کھاھی ، کھاھے)
ص ۱۰۵ ، ۱۳۶ ، ۱۸۶ ، ۱۹۵ ، ۳۷۵ ، ۵۲۳ ، ۵۵۵ ، ۸۹۴ ،
۹۴۵ ، ۱۰۱۶ ، ۱۳۱۱ ، ۱۳۳۱ ، ۱۳۶۳

(د)

(ذ)

(ر)

(ز)

(س)

(ش)

(ص)

(ض)

(ط)

(ظ)

(ع)

(غ)

(ف)

(ق)

(ک)

(گ)

(ل)

(م)

۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴،
۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴،
۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴،
۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴،
۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴،
۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴،
۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴،
۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴،
۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳،
۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱،
۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹،
۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷،
۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۳۷،
۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵،
۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳،
۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲،
۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱،
۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹،
۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷،
۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵،
۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳،
۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱،
۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹،
۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷،
۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵،
۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳،

۵۴۵ ، ۵۴۶ ، ۵۴۷ ، ۵۴۸ ، ۵۴۹ ، ۵۵۰ ، ۵۵۱ ، ۵۵۲ ،
۵۵۳ ، ۵۵۴ ، ۵۵۵ ، ۵۵۶ ، ۵۵۷ ، ۵۵۸ ، ۵۵۹ ، ۵۶۰ ،
۵۶۱ ، ۵۶۲ ، ۵۶۳ ، ۵۶۴ ، ۵۶۵ ، ۵۶۶ ، ۵۶۷ ، ۵۶۸ ،
۵۶۹ ، ۵۷۰ ، ۵۷۱ ، ۵۷۲ ، ۵۷۳ ، ۵۷۴ ، ۵۷۵ ، ۵۷۶ ،
۵۷۸ ، ۵۷۹ ، ۵۸۰ ، ۵۸۱ ، ۵۸۲ ، ۵۸۳ ، ۵۸۴ ، ۵۸۵ ،
۵۸۶ ، ۵۸۷ ، ۵۸۸ ، ۵۸۹ ، ۵۹۰ ، ۵۹۱ ، ۵۹۲ ، ۵۹۳ ،
۵۹۴ ، ۵۹۵ ، ۵۹۶ ، ۵۹۷ ، ۵۹۸ ، ۵۹۹ ، ۶۰۰ ، ۶۰۱ ،
۶۰۲ ، ۶۰۳ ، ۶۰۴ ، ۶۰۸ ، ۶۰۹ ، ۶۱۰ ، ۶۱۱ ، ۶۱۲ ،
۶۱۳ ، ۶۱۴ ، ۶۱۵ ، ۶۱۶ ، ۶۱۷ ، ۶۱۸ ، ۶۱۹ ، ۶۲۰ ،
۶۲۱ ، ۶۲۲ ، ۶۲۳ ، ۶۲۴ ، ۶۲۵ ، ۶۲۶ ، ۶۲۷ ، ۶۲۸ ،
۶۲۹ ، ۶۳۰ ، ۶۳۱ ، ۶۳۲ ، ۶۳۳ ، ۶۳۴ ، ۶۳۵ ، ۶۳۶ ،
۶۳۷ ، ۶۳۸ ، ۶۳۹ ، ۶۴۰ ، ۶۴۱ ، ۶۴۲ ، ۶۴۳ ، ۶۴۴ ،
۶۴۵ ، ۶۴۶ ، ۶۴۷ ، ۶۴۸ ، ۶۴۹ ، ۶۵۰ ، ۶۵۱ ، ۶۵۲ ،
۶۵۳ ، ۶۶۰ ، ۶۶۱ ، ۶۶۲ ، ۶۶۳ ، ۶۶۴ ، ۶۶۵ ، ۶۶۶ ،
۶۶۷ ، ۶۶۸ ، ۶۶۹ ، ۶۷۰ ، ۶۷۱ ، ۶۷۲ ، ۶۷۳ ، ۶۷۴ ،
۶۷۵ ، ۶۷۶ ، ۶۷۷ ، ۶۷۸ ، ۶۷۹ ، ۶۸۰ ، ۶۸۱ ، ۶۸۲ ،
۶۸۳ ، ۶۸۴ ، ۶۸۵ ، ۶۸۶ ، ۶۸۷ ، ۶۸۸ ، ۶۸۹ ، ۶۹۰ ،
۶۹۱ ، ۶۹۶ ، ۶۹۷ ، ۶۹۸ ، ۶۹۹ ، ۷۰۰ ، ۷۰۱ ، ۷۰۲ ،
۷۰۳ ، ۷۰۴ ، ۷۰۵ ، ۷۱۱ ، ۷۱۲ ، ۷۱۳ ، ۷۱۴ ، ۷۱۵ ،
۷۱۶ ، ۷۱۷ ، ۷۱۸ ، ۷۱۹ ، ۷۲۰ ، ۷۲۱ ، ۷۲۲ ، ۷۲۳ ،
۷۲۴ ، ۷۲۵ ، ۷۲۶ ، ۷۲۷ ، ۷۲۸ ، ۷۲۹ ، ۷۳۰ ، ۷۳۱ ،
۷۳۲ ، ۷۳۳ ، ۷۳۴ ، ۷۳۵ ، ۷۳۶ ، ۷۳۷ ، ۷۳۸ ، ۷۳۹ ،
۷۴۰ ، ۷۴۱ ، ۷۴۲ ، ۷۴۳ ، ۷۴۴ ، ۷۴۵ ، ۷۴۶ ، ۷۴۷ ،
۷۴۸ ، ۷۴۹ ، ۷۵۰ ، ۷۵۱ ، ۷۵۲ ، ۷۵۳ ، ۷۵۴ ، ۷۵۵ ،
۷۵۶ ، ۷۵۷ ، ۷۵۸ ، ۷۵۹ ، ۷۶۰ ، ۷۶۱ ، ۷۶۲ ، ۷۶۳ ،
۷۶۴ ، ۷۶۵ ، ۷۶۶ ، ۷۶۷ ، ۷۶۹ ، ۷۷۰ ، ۷۷۱ ، ۷۷۲ ،

۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰،
۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸،
۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷،
۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵،
۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳،
۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱،
۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹،
۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷،
۸۳۸، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷،
۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۹،
۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷،
۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰،
۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹،
۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷،
۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵،
۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳،
۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷،
۹۲۹، ۹۳۸، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲،
۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۶۰، ۹۶۱،
۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷،
۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵،
۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳،
۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱،
۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷،
۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳،
۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹،

١٠٢٠، ١٠٢١، ١٠٢٢، ١٠٢٣، ١٠٢۴، ١٠٢۵، ١٠٢٦،
١٠٢٧، ١٠٢٨، ١٠٣٠، ١٠٣١، ١٠۴٢، ١٠۴٣،
١٠٣۴، ١٠٣۵، ١٠٣٦، ١٠٣٧، ١٠٣٨، ١٠٣٩،
١٠۴٠، ١٠۴١، ١٠۴٢، ١٠۴٣، ١٠۴۴، ١٠۴۵،
١٠۴٧، ١٠۴٨، ١٠۴٩، ١٠۵٠، ١٠۵١، ١٠۵٢،
١٠۵٣، ١٠۵۴، ١٠۵۵، ١٠۵٦، ١٠۵٧، ١٠۵٨،
١٠۵٩، ١٠٦٠، ١٠٦١، ١٠٦٢، ١٠٦٣، ١٠٦۴،
١٠٦۵، ١٠٦٧، ١٠٦٨، ١٠٦٩، ١٠٧٠، ١٠٧١،
١٠٧٢، ١٠٧٣، ١٠٧۴، ١٠٧۵، ١٠٧٦، ١٠٧٧،
١٠٧٨، ١٠٨٠، ١٠٨١، ١٠٨٢، ١٠٨٣، ١٠٨۴،
١٠٨۵، ١٠٨٦، ١٠٨٧، ١٠٨٨، ١٠٨٩، ١٠٩٠،
١٠٩١، ١٠٩٢، ١٠٩٣، ١٠٩۴، ١٠٩۵، ١٠٩٦،
١٠٩٧، ١٠٩٨، ١٠٩٩، ١١٠٠، ١١٠١، ١١٠٢،
١١٠٧، ١١١٠، ١١١١، ١١١٢، ١١١٣، ١١١۴،
١١١۵، ١١١٦، ١١١٧، ١١١٨، ١١١٩، ١١٢٠،
١١٢١، ١١٢٢، ١١٢۵، ١١٢٦، ١١٢٧، ١١٢٨،
١١٢٩، ١١٣٠، ١١٣١، ١١٣٢، ١١٣٣، ١١٣۴،
١١٣۵، ١١٣٦، ١١٣٧، ١١٣٨، ١١٣٩، ١١۴٠،
١١۴١، ١١۴٢، ١١۴٣، ١١۴۴، ١١۴۵، ١١۴٦،
١١۴٧، ١١۴٨، ١١۴٩، ١١۵٠، ١١۵١، ١١۵٢،
١١۵٣، ١١۵۴، ١١۵۵، ١١۵٦، ١١۵٧، ١١٦٨،
١١٦٩، ١١٧٠، ١١٧١، ١١٧٢، ١١٧٣، ١١٧۴،
١١٧۵، ١١٧٦، ١١٧٧، ١١٧٨، ١١٧٩، ١١٨٠،
١١٨١، ١١٨٢، ١١٨٣، ١١٨۴، ١١٨۵، ١١٨٦،
١١٨٧، ١١٨٨، ١١٨٩، ١١٩٠، ١١٩١، ١١٩٢،
١١٩٣، ١١٩٧، ١١٩٨، ١١٩٩، ١٢٠٠، ١٢٠١،

۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷،
۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳،
۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹،
۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵،
۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱،
۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷،
۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳،
۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹،
۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶،
۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲،
۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸،
۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴،
۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹،
۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵،
۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۴،
۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰،
۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶،
۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱،
۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷،
۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳،
۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹،
۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵،
۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱،
۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷،
۱۳۴۸، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۳،
۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۸، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۵،

(ن)

نظر (نجر ، ندر ، ندری) ص ۱۴ ، ۱۵ ، ۱۶ ، ۲۴ ، ۲۸ ، ۳۱ ، ۳۴ ،
۴۴ ، ۴۸ ، ۴۹ ، ۵۱ ، ۵۳ ، ۵۴ ، ۵۵ ، ۶۶ ، ۷۲ ، ۸۴ ،
۹۰ ، ۱۰۵ ، ۱۱۰ ، ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۱۴ ، ۱۱۹ ، ۱۲۶ ،
۱۳۱ ، ۱۴۵ ، ۱۴۶ ، ۱۴۷ ، ۱۵۱ ، ۱۵۳ ، ۲۱۰ ، ۲۲۱ ،
۲۲۲ ، ۲۲۸ ، ۲۴۰ ، ۲۴۳ ، ۲۵۳ ، ۲۵۹ ، ۳۱۳ ، ۳۵۰ ،
۳۵۱ ، ۳۵۴ ، ۳۸۱ ، ۴۱۲ ، ۴۱۳ ، ۴۲۱ ، ۴۲۲ ، ۴۲۳ ،
۴۳۳ ، ۴۴۸ ، ۴۶۵ ، ۴۶۸ ، ۴۷۲ ، ۴۷۴ ، ۴۷۵ ، ۴۷۸ ،
۴۸۹ ، ۴۹۱ ، ۵۰۴ ، ۵۰۸ ، ۵۱۰ ، ۵۱۲ ، ۵۱۴ ، ۵۱۹ ،
۵۲۰ ، ۵۲۵ ، ۵۴۱ ، ۵۴۸ ، ۵۴۹ ، ۵۵۱ ، ۵۵۳ ، ۵۵۵ ،
۵۵۶ ، ۵۵۸ ، ۵۶۱ ، ۵۶۲ ، ۵۶۳ ، ۵۶۶ ، ۵۶۷ ، ۵۷۰ ،
۵۸۶ ، ۵۹۲ ، ۵۹۳ ، ۵۹۵ ، ۵۹۶ ، ۶۰۰ ، ۶۰۱ ، ۶۰۳ ،
۶۰۹ ، ۶۴۰ ، ۶۴۴ ، ۶۴۸ ، ۶۵۳ ، ۶۶۰ ، ۶۶۱ ، ۶۶۴ ،
۶۸۸ ، ۶۹۰ ، ۷۲۰ ، ۷۲۲ ، ۷۲۹ ، ۷۳۲ ، ۷۳۳ ، ۷۴۸ ،
۷۵۱ ، ۷۵۵ ، ۷۶۱ ، ۷۶۵ ، ۷۷۸ ، ۷۹۷ ، ۸۰۱ ، ۸۲۸ ،
۸۵۰ ، ۸۵۱ ، ۹۰۸ ، ۹۰۹ ، ۹۲۰ ، ۹۲۱ ، ۹۲۲ ، ۹۳۲ ،
۹۳۷ ، ۹۴۴ ، ۹۴۵ ، ۹۴۷ ، ۹۴۸ ، ۹۴۹ ، ۹۵۰ ، ۹۵۲ ،
۱۰۵۲ ، ۱۰۵۳ ، ۱۰۵۴ ، ۱۰۵۹ ، ۱۰۶۱ ، ۱۰۶۳ ،
۱۰۶۵ ، ۱۰۶۸ ، ۱۰۷۴ ، ۱۰۷۷ ، ۱۰۸۴ ، ۱۰۸۷ ،
۱۰۸۹ ، ۱۰۹۰ ، ۱۰۹۲ ، ۱۰۹۵ ، ۱۰۹۹ ، ۱۱۰۳ ،
۱۱۱۲ ، ۱۱۲۲ ، ۱۱۳۴ ، ۱۱۴۰ ، ۱۱۵۳ ، ۱۱۶۱ ،
۱۱۶۹ ، ۱۱۷۳ ، ۱۱۷۵ ، ۱۱۸۳ ، ۱۱۸۴ ، ۱۱۹۱ ،
۱۱۹۹ ، ۱۲۳۴ ، ۱۲۳۹ ، ۱۲۴۲ ، ۱۲۴۶ ، ۱۲۵۰ ،
۱۲۵۶ ، ۱۲۵۷ ، ۱۲۵۸ ، ۱۲۶۰ ، ۱۲۷۳ ، ۱۲۷۵ ،
۱۲۷۷ ، ۱۲۷۸ ، ۱۲۸۱ ، ۱۲۸۴ ، ۱۲۸۵ ، ۱۳۲۷ ،
۱۳۲۹ ، ۱۳۳۰ ، ۱۳۳۴ ، ۱۳۳۵ ، ۱۳۴۳ ، ۱۳۸۴ ،
۱۳۹۹ ، ۱۴۱۱ ، ۱۴۱۳ ، ۱۴۱۸ ، ۱۴۲۰ ، ۱۴۲۱ ،

۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸،
۱۰۲، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵،
۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳،
۱۲۴، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶،
۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴،
۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲،
۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰،
۱۶۱، ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۷، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳،
۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۵،
۱۸۸، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۷، ۱۹۸،
۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۵، ۲۱۶،
۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴،
۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱،
۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۰،
۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸،
۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶،
۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴،
۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳،
۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱،
۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۲،
۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۲،
۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۲، ۳۱۳،
۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱،
۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹،
۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷،
۳۳۸، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷،

۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۵، ۳۵۶،
۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴،
۳۶۵، ۳۶۸، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶،
۳۷۷، ۳۷۸، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۶، ۳۸۷،
۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵،
۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۴،
۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۱۲، ۴۱۴، ۴۱۶، ۴۱۷،
۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵،
۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳،
۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱،
۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۵۱،
۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹،
۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷،
۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۳۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵،
۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳،
۴۸۴، ۴۸۶، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۴،
۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲،
۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱،
۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹،
۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸،
۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶،
۵۳۷، ۵۳۸، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵،
۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳،
۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱،
۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹،
۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸،

۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶،
۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴،
۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲،
۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰،
۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۹، ۶۲۱،
۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۱،
۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸،
۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶،
۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴،
۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲،
۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰،
۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۶۶۹، ۷۷۰،
۷۷۱، ۷۷۳، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰،
۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸،
۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۸۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶،
۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶،
۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷،
۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵،
۸۲۶، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴،
۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۷۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲،
۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱،
۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹،
۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۸،
۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷،
۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵،
۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳،

۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲،
۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰،
۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸،
۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶،
۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴،
۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۲، ۹۴۳،
۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱،
۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹،
۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷،
۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۶،
۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۵،
۹۸۶، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵،
۹۹۶، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۴،
۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰،
۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶،
۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲،
۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸،
۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴،
۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰،
۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶،
۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲،
۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸،
۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴،
۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰،
۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶،
۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲،

۱۰۸۳ ، ۱۰۸۴ ، ۱۰۸۵ ، ۱۰۸۶ ، ۱۰۸۷ ، ۱۰۸۸ ،
۱۰۸۹ ، ۱۰۹۰ ، ۱۰۹۱ ، ۱۰۹۲ ، ۱۰۹۳ ، ۱۰۹۴ ،
۱۰۹۵ ، ۱۰۹۶ ، ۱۰۹۷ ، ۱۰۹۸ ، ۱۰۹۹ ، ۱۱۰۰ ،
۱۱۰۱ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۰۳ ، ۱۱۰۴ ، ۱۱۰۵ ، ۱۱۰۶ ،
۱۱۰۷ ، ۱۱۰۸ ، ۱۱۰۹ ، ۱۱۱۰ ، ۱۱۱۱ ، ۱۱۱۲ ،
۱۱۱۳ ، ۱۱۱۶ ، ۱۱۱۷ ، ۱۱۱۸ ، ۱۱۱۹ ، ۱۱۲۰ ،
۱۱۲۱ ، ۱۱۲۲ ، ۱۱۲۴ ، ۱۱۲۵ ، ۱۱۲۶ ، ۱۱۲۷ ،
۱۱۲۸ ، ۱۱۳۰ ، ۱۱۳۱ ، ۱۱۳۲ ، ۱۱۳۳ ، ۱۱۳۴ ،
۱۱۳۵ ، ۱۱۳۶ ، ۱۱۳۷ ، ۱۱۳۹ ، ۱۱۴۰ ، ۱۱۴۱ ،
۱۱۴۲ ، ۱۱۴۳ ، ۱۱۴۴ ، ۱۱۴۵ ، ۱۱۴۶ ، ۱۱۴۷ ،
۱۱۴۸ ، ۱۱۴۹ ، ۱۱۵۰ ، ۱۱۵۱ ، ۱۱۵۲ ، ۱۱۵۳ ،
۱۱۵۴ ، ۱۱۵۵ ، ۱۱۵۶ ، ۱۱۵۸ ، ۱۱۵۹ ، ۱۱۶۰ ،
۱۱۶۱ ، ۱۱۶۲ ، ۱۱۶۳ ، ۱۱۶۴ ، ۱۱۶۵ ، ۱۱۶۶ ،
۱۱۶۷ ، ۱۱۶۸ ، ۱۱۶۹ ، ۱۱۷۰ ، ۱۱۷۱ ، ۱۱۷۲ ،
۱۱۷۳ ، ۱۱۷۴ ، ۱۱۷۵ ، ۱۱۷۶ ، ۱۱۷۹ ، ۱۱۸۱ ،
۱۱۸۲ ، ۱۱۸۴ ، ۱۱۸۵ ، ۱۱۸۶ ، ۱۱۸۷ ، ۱۱۸۸ ،
۱۱۹۰ ، ۱۱۹۱ ، ۱۱۹۲ ، ۱۱۹۳ ، ۱۱۹۴ ، ۱۱۹۵ ،
۱۱۹۶ ، ۱۱۹۷ ، ۱۱۹۸ ، ۱۲۰۰ ، ۱۲۰۲ ، ۱۲۰۴ ،
۱۲۰۵ ، ۱۲۰۷ ، ۱۲۱۲ ، ۱۲۱۳ ، ۱۲۱۴ ، ۱۲۱۶ ،
۱۲۱۷ ، ۱۲۱۹ ، ۱۲۲۰ ، ۱۳۲۱ ، ۱۲۲۲ ، ۱۲۲۳ ،
۱۳۲۴ ، ۱۲۲۵ ، ۱۲۲۶ ، ۱۲۲۷ ، ۱۲۲۸ ، ۱۲۳۰ ،
۱۲۳۱ ، ۱۲۳۲ ، ۱۲۳۳ ، ۱۲۳۴ ، ۱۲۳۵ ، ۱۲۳۶ ، ۱۲۳۷ ،
۱۲۳۸ ، ۱۲۳۹ ، ۱۲۴۰ ، ۱۲۴۱ ، ۱۲۴۲ ، ۱۲۴۳ ،
۱۲۴۴ ، ۱۲۴۵ ، ۱۲۴۶ ، ۱۲۴۷ ، ۱۲۴۸ ، ۱۲۴۹ ،
۱۲۵۰ ، ۱۲۵۱ ، ۱۲۵۲ ، ۱۲۵۳ ، ۱۲۵۵ ، ۱۲۵۶ ،
۱۲۵۷ ، ۱۲۵۸ ، ۱۲۵۹ ، ۱۲۶۰ ، ۱۲۶۱ ، ۱۲۶۲ ،

(و)

(ھ)

(ی)